عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوة
انٹرنیشنل
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد ۱۲، شمارہ ۲۹، بتاریخ ۲۴ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے احسان بھولتے ہی نہیں ۔ نعت

مقام اصحاب رضی اللہ عنہ

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے دلوں پر دستک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا پر بے جا اعتراض

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا اجماعی عقیدہ

مرزا قادیانی منافق اعظم یا مرتد اعظم

ایشین مسلمانوں کیلئے تحفہ

پندرہ ۱۵ برسوں میں دس ۱۰ لاکھ سے زیادہ افراد عیسائیت چھوڑ چکے ہیں۔

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں

لیکن

اِس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے آپ کی رقم سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے: قادیانی ٹولہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان)، فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۲۹ ● بتاریخ ۶ر تا ۱۲/ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۲۴ر تا ۳۰/ دسمبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ ہدیہ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ ۳
۲۔ رسول اللہؐ کے عاشقوں کے دلوں پر دستک (اداریہ) ــــــ ۵
۳۔ عقیدۂ ختم نبوت امت محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے ــــــ ۷
۴۔ رسول اللہ کے گستاخ کی سزا پر بے جا اعتراض ــــــ ۸
۵۔ مقام اصحابؓ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ ۱۰
۶۔ بے نظیر تو بھی سن لے ــــــ ۱۲
۷۔ مغرب زدہ لوگوں کے لئے درس عبرت ــــــ ۱۳
۸۔ بزم ختم نبوت ــــــ ۱۴
۹۔ طب و صحت ــــــ ۱۵
۱۰۔ مجلس شوریٰ کا قیام شاہ فہد کا اعلیٰ اقدام ــــــ ۱۷
۱۱۔ مرزا قادیانی منافق اعظم یا مرتد اعظم ــــــ ۱۹
۱۲۔ نبوت کی تقسیم اور مرزا غلام قادیانی ــــــ ۲۱
۱۳۔ جھوٹے نبی کے پیروکار ــــــ ۲۴

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبد الرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۰۱۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

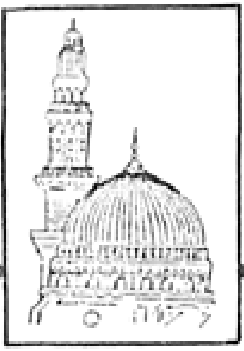

ہدیہ نعت
بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

نتیجہ فکر:۔ محمد اذکار الحق صدیقی اختر شادانی' اٹک شہر

حضور آپؐ کے فیضان بھولتے ہی نہیں — جو بے شمار ہیں احسان بھولتے ہی نہیں
کرم بہت ہیں، عنایات بے کراں انؐ کی — جو مومنین کسی آن بھولتے ہی نہیں
کرم سے آپؐ کے اور فضل رب سے حضورؐ! — جو مشکلیں ہوئیں آسان بھولتے ہی نہیں
جو متبع ہیں حقیقی حضورؐ والا کے — وہ آپؐ کا کوئی فرمان بھولتے ہی نہیں
عرب سے برکتیں پائی ہیں اس لئے ہم کو — ترےؐ دیار کے احسان بھولتے ہی نہیں
عرب سے فیض جو یورپ نے پایا اس کو بھی — ترےؐ دیار کے احسان بھولتے ہی نہیں
ہے پایا فیض عرب سے جنھوں نے ان سب کو — ترےؐ دیار کے احسان بھولتے ہی نہیں
درود بھیجتا ہے رب دوجہاں جنؐ پر — ہم اس نبیؐ کی کبھی شان بھولتے ہی نہیں
جنہیںؓ ستاروں کی مانند آپؐ نے ہے کہا — ہمیں وہ آپؐ کے یارانؓ بھولتے ہی نہیں
کہا حضورؐ نے صدیقؓ ہے امن الناس — کیے ہیں انؓ نے جو احسان بھولتے ہی نہیں
عمرؓ علیؓ کے مراتب بلند ہیں بے حد — اور ہم کو حضرت عثمانؓ بھولتے ہی نہیں
جنہیںؓ بٹھاتے تھے حضرتؐ خود اپنے منبر پر — ہمیں وہ انؐ کے ثناخوانؓ بھولتے ہی نہیں

ہو ٭خاک انؓ کے قدم کی یہ احقر اختر
اسے وہ حضرت حسانؓ بھولتے ہی نہیں

٭ یہ مصرع جناب احمد ندیم قاسمی کا ہے۔اسی مصرع پر یہ نعت کہی گئی ہے۔

صدائے ختم نبوت

اداریہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے دلوں پر دستک

یہ ملک ۲۰ لاکھ مسلمانوں کی قربانی دے کر اور دو لاکھ عصمتیں لٹوا کر اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن اس نظریاتی ملک میں ابھی تک حضورؐ کی ختم نبوت کا تحفظ ممکن نہ ہوسکا جبکہ قیام پاکستان سے قبل ۱۹۲۹ء میں ایک شاتم رسول راجپال کو حضرت غازی علم دین شہید نے قتل کر دیا تھا۔ اس عظیم نیکی کی پاداش میں انگریز نے ۳۱ اکتوبر کو انہیں پھانسی دی لیکن آج اس اسلامی پاکستان میں سرعام توہین رسالت ہوتی ہے اور مسلمان کسی غازی علم دینؒ کی راہ تک رہے ہیں۔

کچھ مہینوں پہلے سرگودھا کے چک ۴۶ شمالی میں ایک عیسائی گل مسیح نے توہین رسالت کی اور ملک میں پہلی بار ۲۹۵۔ سی کے تحت اسے سزائے موت ہوئی' لیکن اس کو بچانے کے لئے پوری یہودی اور قادیانی طاقتیں سرگرم ہوگئیں۔ بعد ازاں سرگودھا کے چک ۳۸ جنوبی میں ایک قادیانی ارسال احمد نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا' لیکن ہائی کورٹ نے ۲۹۵۔ سی کے باوجود ضمانت لے لی۔ لاہور میں تھانہ گارڈن ٹاؤن کے علاقہ میں ایک شخص محمد علی' رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" فوٹو سٹیٹ کرواتا پکڑا گیا لیکن محمد علی کے باپ ڈی سی انکم ٹیکس لاہور نے اثر و رسوخ کی بنا پر اگلے دن ضمانت کروالی۔ اس واقعہ میں ایس ایچ او راجہ صداقت' ایس آئی شیر دل اور عملہ نے ایمانی غیرت کے تحت انتظامیہ کے دباؤ کے باوجود قانونی کارروائی کی۔ پھر ۱۲/۴ ریکس کالونی نزد شیرپاؤ پل کے علاقہ میں انجینئرنگ یونیورسٹی کے مرزائی طالب علم سعد احمد ولد میاں رفیق نے علی الاعلان توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ ۲۹۵۔ سی کا پرچہ بھی درج ہوا لیکن پولیس نے مرزائیوں کو گرفتار نہ کیا۔ الثار رضوان غفور' احسن عمر وغیرہ جو کہ انجینئرنگ اور میڈیکل کے طالب علم ہیں اور مقدمہ کے مدعی ہیں' کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ اسی طرح راوی روڈ کے اکرام اعرابی' ساہیوال کے حمید اختر' مشتاق راج اور ٹاؤن شپ کے ابراہیم کو توہین رسالت کے جرم میں قانون سزا دینے میں غیر موثر ثابت ہوا۔ اس کی وجہ اینگلو سیکسن قانون کی پیچیدگیاں ہیں۔ اس ضمن میں صاف اور واضح طور پر اسلامی قوانین وضع کئے جائیں۔

قادیانی اس ملک میں کھل کر ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ سرگودھا کے علاقہ میں ۷ نوجوانوں کو قادیانی ظاہر کر کے جرمنی بھیج دینا' سیالکوٹ اور ملحقہ علاقوں میں قادیانیوں کی سرحد کے ساتھ ساتھ جاگیردارانہ حکومت و خوشاب میں چھاؤنی کے قریب قادیانی آبادی' جھنگ ہیڈ تریموں میں سینکڑوں ایکڑ اراضی خرید کر ایک نئی مرزائی اسٹیٹ کا قیام و جہلم کھاریاں اور ملحقہ علاقوں میں ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں اور فوجی چھاؤنیوں میں اثر و رسوخ' سندھ میں کنری' محمود آباد اسٹیٹ اور کراچی میں دولت اور اثر و رسوخ کی بنا پر مسلمانوں کو گمراہ کرنا' کراچی میں دفتر ختم نبوت میں توڑ پھوڑ اور آگ لگانے کی کوشش' چک سکندر کھاریاں میں مسلمانوں پر تشدد کرنا مرزائی کمینگی کی کھلی اور صاف علامات ہیں۔ لاہور میں گڑھی شاہو' مغل پورہ' نیلا گنبد' ماڈل ٹاؤن' علامہ اقبال ٹاؤن آصف بلاک' فیروز والا' مسلم ٹاؤن برکی ہڈیارہ میں مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے کی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہیں۔

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور جیسے اہم ادارہ میں آرکیٹیکچر کا شعبہ قادیانی پروفیسرز سے بھرا پڑا ہے اور اسی کی بنا پر چند طالب علم اس جامعہ میں قادیانی ہو چکے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ۱۹۹۳-۷-۳ کو ایک تاریخ ساز فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو آئین کے مطابق برقرار رکھا اور اسے انسانی حقوق کے عین مطابق قرار دیا۔ اس فیصلے کے رد عمل کے طور پر سرگودھا کے گاؤں تخت ہزارہ میں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کا آگ لگانا اور سرعام اسلحہ کی نمائش کر کے مسلمانوں کو ہراساں کرنا' ایبٹ آباد میں ختم نبوت کے کارکنوں کو فائرنگ کر کے زخمی کرنا قادیانیوں کی خباثت کا آئینہ دار ہے۔

اس ملک پاکستان میں اسلام کے خلاف دل آزار لٹریچر چھپتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد رحمۃ للعالمین ہے۔" (نعوذ باللہ)

(تذکرہ صفحہ ۶۳)

"آنحضورؐ کے معجزات تین ہزار تھے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۳)

"جبکہ مرزا قادیانی کے معجزے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔" (نعوذ باللہ)

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳)

جس زمین پر ہو نبوت کی توہین دوستو
گر پڑے نہ کہیں وہاں آسمان دوستو

اس قسم کی بے شمار غلیظ کتابیں چھپتی ہیں لیکن ہماری حکومت اور ہم سوئے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں ۳۲۸ قادیانی اعلیٰ فوجی عہدوں پر فائز ہیں۔ ڈاکٹر لطیف اعجاز نے کہوٹہ کے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ایٹمی پروگرام کو زبردست نقصان پہنچایا۔ قادیانی پکے ملک دشمن ہیں۔

اب عیسائی اقلیت قادیانیوں کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اندراج کے خلاف عیسائیوں نے نواز حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کیا تھا۔ ۱۹۹۳ء کے انتخابات کے بعد طارق سی قیصر' بے سالک' فادر روفن جولیس نے کہا کہ جو پارٹی توہین رسالت کا قانون ختم کرے گی' حکومت سازی میں ہم ان کی مدد کریں گے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی عیسائیوں کو آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ اب حکومتی ایوانوں میں یہ شور بپا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق دیئے جائیں اور آٹھویں ترمیم کو اسلامی شقوں سمیت ختم کردیا جائے۔ مسلمان قادیانیوں اور ان کے لوٹوں سے دبنے والے نہیں' چاہے وہ جرمن وزیر خارجہ کنکل کا ڈوزی کیوں نہ ہو۔

اگر امتناع قادیانیت آرڈیننس اور توہین رسالت کی دفعہ ۲۹۵۔سی کے تحت سزائے موت اور دیگر اسلامی قوانین کو ختم کیا گیا تو مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے۔

ہم سے الجھو گے تو انجام قیامت ہوگا
رب کعبہ کی قسم صاحب ایمان ہیں ہم

انسانی حقوق کے علمبردار اور قادیانی نوازوں سے پوچھا جائے کہ تم راگ الاپتے ہو کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے تو مسلمان ان سے پوچھیں کہ جب جعلی عیسیٰ بننے کی پاداش میں "ڈیوڈ کوریش" نامی ایک شخص کو امریکی حکومت نے ۹۶ پیروکاروں سمیت زندہ جلا دیا تھا تو تم نے یا تمہاری حکومت نے کلنٹن انتظامیہ سے اس سنگین واقعہ پر صدائے احتجاج بلند کی تھی؟ ہرگز نہیں۔ جب امریکی انسانی حقوق کے علمبردار ایک جعلی عیسیٰ کو برداشت نہیں کرسکتے تو مسلمان ایک جھوٹے نبی کی قادیانی امت کو کیسے برداشت کرلیں۔ مسلمان پاکستان کی ترقی اور ملکی سلامتی چاہتے ہیں۔ مسلمان لاکھ گناہ گار ہوں لیکن وہ توہین رسالت جیسا عظیم جرم اور قادیانی کفر کا پھیلاؤ برداشت نہیں کرسکتے۔

رشتہ نہ ہو قائم جو محمدؐ سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

سلمان رشدی اور مرزا طاہر کا انگلینڈ میں ہونا اور سازشیں کرنا' انتخابات سے پہلے سانحہ احسان مسجد' "شیطانی آیات" کتاب کی تقسیم اور لارنیکس کالونی لاہور میں قادیانیوں کا علی الاعلان توہین رسالت کرنا قادیانی عزائم کو ظاہر کررہا ہے۔ قادیانی اپنے انگریز باپ کی پالیسی Divide and Rule کے مطابق مسلمانوں میں فرقہ واریت پھیلا کر اور شیعہ سنی فساد کروا کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کو وزارت مذہبی امور کی طرف خط آیا کہ آپ نے توہین رسالت کی سزا پھانسی قانون سازی کے ذریعے کروائی ہے' کیا کسی اسلامی ملک میں یہ سزا ہے؟ پھر ۲۵ اکتوبر کو لاہور میں اقلیتی ارکان کا' بشمول قادیانی رکن کے' منظور وٹو سے ملاقات کرنا اور وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دہانی کہ قائد اعظم کے فرمان کے مطابق اقلیتوں کو حقوق دیئے جائیں گے' کیا اس یقین دہانی میں قادیانیت نوازی تو شامل نہیں؟

یہ چیزیں قادیانیوں کی حکومتی ایوانوں میں پہنچ کا اشارہ دے رہی ہیں۔ جبکہ اسی دن انگریزی اخبار "دی نیوز" کے مطابق ۵۰۰۰ مرزائیوں نے چوک نولکھا میں جلوس نکالا اور کلمہ طیبہ کے بیج لگائے اور اسلام دشمن نعرے لگائے (۳۱ اکتوبر کی خبر)۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں قادیانیوں کا تبلیغ کرنا اور "انصار الاحمدیہ" کے نوجوانوں کا A-8 مسلم ٹاؤن میں ہاسٹل بنانا اور ملحقہ علاقوں میں تبلیغ کرنا' مسلمانوں کو سوچنے پر مجبور کررہا ہے کہ یہ ملک اسلام اور پاکستان کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن یہاں طاغوتی طاقتیں کھل کر اپنے نظریات پھیلا رہی ہیں۔ بلوچستان میں ذکری تربت کوہ مراد میں جعلی حج کرتے ہیں' شعائر اسلام کو مسخ کرتے ہیں' ۳ نمازیں پڑھتے ہیں' حرام کو حلال قرار دیتے ہیں' اسلامی عقیدے کے بالکل خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ مغل بادشاہ اکبر کی طرز پر ایک نیا دین الٰہی وضع کیا گیا ہے جو کہ قادیانیوں کی طرح اسلام کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے۔ اس قسم کا فتنہ ارتداد اب دوسرے صوبوں میں بھی پھیل رہا ہے۔

اسی طرح ہندو اقلیت سندھ میں لسانی تعصب پھیلانے میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ حکومتی اقدامات میں تاخیر سے معاملہ ہاتھ سے نکل جائے اور مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا ہوں۔

ہے وقت نزع اور وہ آ پہنچے
تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے

مسلمانان پاکستان حق رکھتے ہیں کہ قانون سازی کے ذریعے اسلام اور ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہو۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کردیا جائے' توہین رسالت کے لعنتی مجرموں کو سرعام قانون کے مطابق پھانسی دی جائے' شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ بنایا جائے' ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ڈش اینٹینا پر مرزا طاہر کے ہفتہ وار خطاب پر پاکستان میں پابندی لگائی جائے ورنہ۔

ناز ہے تم کو حکومت پر تو ہم بھی کم نہیں
فیصلہ یہ دو ٹوک ہے یا تم نہیں یا ہم نہیں
خون دل دے کے جلائیں گے چراغ مصطفویؐ
غزوۂ عشق مصطفیٰؐ میں یا تم نہیں یا ہم نہیں

تحریر۔ محمد سلیم چنیوٹی' لاہور

عقیدۂ ختم نبوت

امتِ محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے

اس عقیدہ کے مقابلہ میں بعض "کاذب" لوگوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا' جن کا قلع قمع اپنے اپنے وقت پر ہوا

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا آخری دین اور اسلامی شریعت آخری شریعت ہے۔ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ کی شریعت ساری کائنات کے لئے اور تاقیامت آنے والے ہر دور کے لئے کامل اور مکمل شریعت ہے اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ شریعت اسلامیہ کے بنیادی سرچشمے (قرآن و سنت) انسانی زندگی کے تمام گوشوں اور زندگی کے تمام میدانوں میں عالم انسانیت کے لئے کامل رہنما ہیں۔ کاروان زندگی رواں دواں ہے۔ ہر زمانہ میں بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو کہ امت مسلمہ کے علماء اور فقہاء سے جواب کے طالب ہوتے ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کوئی نیا مسئلہ تو نہیں ہے لیکن اس مسئلہ کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان کو اس مسئلہ کا علم ہونا ضروری ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس عقیدہ کے مقابلہ میں بعض "کاذب" لوگوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا' جن کا قلع قمع اپنے اپنے وقت پر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان الدین عنداللہ الاسلام

"بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے حجتہ الوداع کے موقع پر دین اسلام کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خطاب کر کے فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ○

"آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

جس طرح پسندیدہ آخری دین اسلام ہے۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ کا لقب دیا گیا۔

چنانچہ ارشاد فرمایا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما۔

"نہیں ہیں محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپؐ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔"

دین اسلام کا مرکز اور محور عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ ختم نبوت کا منکر کسی طرح بھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس عقیدہ میں معمولی بھی جھول یا لچک انسان کو ایمانی رفعت سے گرا کر کفر کی پستی میں بھیج دیتی ہے۔

حضور ختمی مرتبتؐ کے ماقبل آنے والے جتنے بھی پیغمبر و رسول آئے وہ ایک محدود اور مخصوص علاقہ کے لئے تشریف لائے۔ کوئی ایک بستی کی طرف آیا۔ کوئی ایک ملک کی طرف نبی بن کر آیا۔ کوئی ایک علاقے کی طرف نبی مبعوث ہوا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لئے صرف نبی ہی بن کر نہیں آئے بلکہ رحمت للعالمینؐ بن کر تشریف لائے اور آخری نبی بن کر آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔

"اے نبی آپ کہہ دیں کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

جس طرح تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند کریم ہر قسم کے عیوب سے پاک اور منزہ ہے۔ نہ اسے کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر اور نہ ہی کوئی اس کے مشابہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ رسالتیں اور نبوتیں ان پر ختم' وحی ان پر ختم' ان کی کتاب آخری کتاب' ان کی امت آخری امت اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے اور جو کوئی بھی آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور مفتری ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجتہ الوداع کے موقع پر اپنا دین کامل کر دیا تھا لہٰذا اولاد آدم کے لئے اب کسی نئے دین و شریعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ۔

میری اور میرے سے قبل آنے والے انبیاءؑ کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے جسے بڑا خوبصورت بنایا گیا ہے۔ مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہے۔ دیکھنے والے دیکھ کر اس محل کی بڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ مگر خالی جگہ کے ماسوا کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے۔ پس میرے ساتھ اس جگہ کو پر کر دیا گیا اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی اور وہ محل مکمل ہو گیا۔ میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیینؐ ہوں۔"

(بخاری شریف)

آپؐ نے فرمایا۔

انا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم

"میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

(ابن ماجہ)

ایک بات یاد رہے کہ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے آنے والے لوگوں کے لئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بننے کے قابل ہے ہی نہیں' جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔

کلمہ اسلام کے دو جز ہیں۔

(1) لا الہ الا اللہ۔

(2) محمد رسول اللہ۔

باقی ص ۳۶ پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا پر بے جا اعتراض

امریکہ کی سپریم کورٹ کے ان ناقابل تردید دلائل کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی

وزارت مذہبی امور پاکستان سے حال ہی میں راقم کے نام ایک مراسلہ موصول ہوا ہے' جس میں بتلایا گیا ہے کہ بین الاقوامی اداروں کی جانب سے توہین رسالت کے بارے میں استفسارات ہو رہے ہیں' اس لئے اس اہم مسئلہ پر مسلم ماہرین قانون سے بھی معاونت طلب کی گئی اور دریافت کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ میں توہین مسیح (Blasphemy) سے متعلق کیا قوانین ہیں اس کے علاوہ حقوق انسانی کے بعض اداروں نے بھی اس سلسلہ میں راقم سے رجوع کیا ہے۔ غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مسلم ماہرین قانون کی تنظیم کی جانب سے یہ مسئلہ وفاقی شرعی عدالت میں اٹھایا گیا تھا۔ جہاں سے توہین رسالت کی سزا بطور حد سزائے موت مقرر ہوئی۔ پھر حکومت پاکستان کے سپریم کورٹ سے اپیل واپس لینے کے بعد توہین رسالت کا قانون پاکستان میں نافذ العمل ہے۔ جس پر فادر روفن' مسٹر طارق سی قیصر ایم این اے اور ان کے بعض ہم مذہب مسیحی لیڈروں نے ناخوشگوار ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اس قانون کو موجودہ انتخابات میں الیکشن ایشو بھی بنایا گیا اور کہا گیا کہ یہ قانون انسانی اور بنیادی حقوق کے بھی خلاف ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس قانون کی وجہ سے اقلیتی فرقوں کے سر پہ ننگی تلوار لٹک رہی ہے۔

یہ سارے اندیشے' خدشات اور اعتراضات سراسر بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک انسانی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کے اعتراض اور عالمی اداروں کے استفسار کا تعلق ہے' اس کے جواب میں ان سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ کشمیر اور بوسنیا میں یہ جو کشت و خون کا بازار گرم ہے اور وہاں بچوں' بوڑھوں' عورتوں اور مردوں کے دن رات سر کاٹے جا رہے ہیں۔ اس نسل کشی اور قتل عام کے خلاف یہ نام نہاد تنظیمیں اور بین الاقوامی ادارے کیوں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ قانون توہین رسالت' غیر مسلموں کی زندگیوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ ورنہ سلطنت مغلیہ کے سقوط کے بعد ۱۸۶۰ء میں جب برٹش گورنمنٹ نے توہین رسالت کے قانون کو منسوخ کیا تو مسلمان سرفروشوں نے اس قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور گستاخان رسول کو قتل کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچاتے رہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس وقت ہندوستان میں یہ اسلامی قانون منسوخ کیا گیا' اس وقت انگلستان میں قانون توہین مسیح ملک کا قانون عام اور وضعی

تحریر: محمد اسماعیل قریشی
سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' لاہور

قانون تھا اور آج بھی وہاں کے کامن لاء کا حصہ اور مجموعہ قوانین میں شامل ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا۔ قانون توہین رسالت کے پاکستان میں نافذ ہو جانے کے بعد اب یہ معاملہ افراد کے بجائے عدالتوں کے دائرہ اختیار میں آگیا جو تمام شہادتوں اور حقائق کا جائزہ لینے کے بعد یہ بھی دیکھے گی کہ آیا ملزم کی نیت توہین کی تھی یا نہیں کیونکہ اسلامی قانون تعزیر کی بنیاد رومن لاء کے برعکس نیت اور ارادہ پر رکھی گئی ہے' جس سے جرم کا تعین ہوتا ہے۔ اس کا ماخذ وہ مشہور حدیث ہے' جس میں فرمایا گیا ہے۔

انما الاعمال بالنیات

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

اس کے علاوہ شک کا فائدہ بھی اسلامی قانون کی رو سے ملزم کو پہنچتا ہے۔ اس کا مصدر بھی وہ حدیث پاک ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ حدود سزاؤں کو شبہات کی بناء پر ختم کیا جائے۔ چنانچہ سال ۱۹۹۱ء میں اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد سے آج تک کسی ایک شخص کو بھی توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت اعلیٰ عدلیہ نے نہیں دی۔ مسیحی برادری کو تو قانون توہین رسالت کا خیر مقدم کرنا چاہیے تھا کیونکہ فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے حتمی فیصلہ کے بعد نہ صرف پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی قابل تعزیر جرم بن گیا ہے بلکہ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیائے کرام کی توہین اور اہانت کی بھی وہی سزا مقرر ہے' جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی سزا ہے۔ مسلمان ان تمام پیغمبروں کا اسی طرح احترام کرتے ہیں جیسا کہ یہودی اور عیسائی کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے بارے میں کسی قسم کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان پیغمبروں کے علاوہ قرآن کے احکام کے مطابق مسلمانوں کو کسی دیگر مذاہب کے پیشواؤں کے خلاف بھی اہانت کی اجازت نہیں اور نہ ہی انہوں نے آج تک ایسی شرارت کی ہے۔ سال ۱۹۸۸ء کا واقعہ ہے کہ میں یو۔ایم۔او کی دعوت پر' لندن میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے موجود تھا۔ ان ہی دنوں ماہ ستمبر میں ایک یہودی فلمساز مارٹن اسکورسس کی انتہائی شرمناک پکچر مسیح کی آخری ترغیب جنسی لندن کے سینما گھروں میں دکھائی جانے والی تھی' جس میں جناب مسیح کو ایک آبرو باختہ طوائف کے کوٹھے پر سرگرم اختلاط ہوتے دکھایا گیا تھا۔ میں نے اسلامک سینٹر میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی اور لندن میں مقیم مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس فلم کی نمائش کے خلاف پرامن احتجاج کریں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف عیسائیوں ہی کے نہیں بلکہ ہمارے بھی واجب الاحترام پیغمبر ہیں' جس پر مسلمانوں کے ساتھ رومن

کیتھولک چرچ' پروٹسٹنٹس اور بعض یہودی مذہبی گروہوں کے رہنماؤں نے بھی پلازہ سینما کے سامنے پکٹنگ' خاموش احتجاجی مظاہرہ کیا اور بالآخر وہ فلم فلاپ ہوگئی' جس کی پبلسٹی پر ہزاروں پاؤنڈز خرچ ہوئے تھے۔ جناب ریاض احمد چوہدری نے جو برٹش نیشنل بھی ہیں اور ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم میورسٹس کی جانب سے برٹش فلم انسٹی ٹیوٹ کو بلاس فیمی قانون کے تحت کارروائی کا نوٹس بھی دیا۔ جس کے بعد لندن کے زیر زمین اسٹیشنوں سے جناب مسیح کی طوائف کے ساتھ نیم برہنہ تصاویر کے قد آدم پوسٹر ہٹالئے گئے۔

مسیحی برادری اور اقلیتی فرقوں کے رہنماؤں اور ان کے پیروکاروں کی نیت پر ہمیں شبہ نہیں۔ جب وہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی نہیں کریں گے تو پھر انہیں ڈر اور خوف کس بات کا ہے۔ کیا قانون بلاوجہ ان کے خلاف حرکت میں آجائے گا۔ یا پھر پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ بے گناہ لوگوں کو جو توہین رسالت کے مجرم نہیں پھانسی کی سزا سنائے گی۔ یا کیا وہ پاکستان میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخی اور توہین کے لئے کھلا لائسنس طلب کررہے ہیں۔ ان میں کوئی بھی بات قرین قیاس نہیں تو اس کی منسوخی کے مطالبہ کا آخر کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

معلوم نہیں بین الاقوامی اداروں اور حقوق انسانی کی تنظیموں کو پاکستان میں قانون توہین رسالت کے بارے میں اتنا تجسس اور ایسی ضرورت کیوں درپیش ہے کہ استفسارات کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ کیا انہیں نہیں معلوم کہ برطانیہ' امریکہ اور بعض سیکولر ریاستوں میں بھی قانون توہین مسیح موجود ہے۔ توراۃ کے قانون موسوی کی رو سے تو پیغمبران قبل مسیح کی توہین کی سزا سنگسار مقرر ہے۔ انجیل اور کلیسائی قانون کے مطابق بھی یسوع مسیح کی اہانت کی سزا' سزائے موت ہی مقرر ہے۔ شہنشاہ جسٹینین کے دور حکومت میں اہانت مسیح کے جرم کی سزا سزائے موت ہی دی جاتی رہی ہے۔ اسکاٹ لینڈ اور روس میں اٹھارویں عیسوی صدی تک توہین مسیح کے جرم پر یہی سزا دی گئی۔ روس میں کیمونزم کے آنے کے بعد گو توہین مسیح کا قانون ختم کردیا گیا لیکن مسیح کے بجائے سربراہ حکومت سے مخالفت کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ اس سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ امریکہ ہی میں کیوں نہ ہوں' موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اسٹالن نے اپنے مخالفین کو جس بے دردی سے قتل کروایا' اس کی مثال زار روس کی مذہبی حکومت میں بھی نہیں ملتی۔ انگلستان میں اہانت مسیح ملک کے کامن لاء اور وضعی قانون کی صورت میں آج بھی موجود ہے اور بلاس فیمی ایکٹ کے تحت حکومت اپنی رعایا سے ان کے سارے شہری حقوق سلب کرلینے کی مجاز ہے۔ معروف شارح قانون پولاک کے مطابق اٹھارویں صدی میں کسی کے خلاف اس قانون کے تحت کوئی کارروائی نہیں ہوئی اگرچہ برام ویل نے اس کی تردید کی ہے۔ کسی قانون کے تحت کارروائی نہ ہونے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں' مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ قانون وہاں سرے سے موجود ہی نہیں۔ یوں تو برطانیہ میں اب توہین مسیح کی سزا سزائے موت باقی نہیں رہی لیکن اب حضرت مسیح کی جگہ شاہ انگلستان اور مملکت برطانیہ نے لے لی ہے۔ جن کی مخالفت کی سزا حبس دوام تک دی جاسکتی ہے۔

امریکہ کی متعدد ریاستوں میں جن میں سیکولر ریاستیں بھی شامل ہیں۔ قانون توہین مسیح رائج رہا ہے۔ اس سلسلہ میں وہاں کی اعلیٰ عدلیہ اور سپریم کورٹ نے بڑے معرکۃ الآراء فیصلے کئے ہیں اور اسے امریکن دستور کے آزادی مذہب اور آزادی پریس کے آرٹیکل کے منافی نہیں بلکہ اسے ریاست کے امن و سلامتی کے لئے ناگزیر اور ضروری قرار دیا ہے۔ یہاں ہم امریکہ سپریم کورٹ کے ایک اہم مقدمہ اسٹیٹ بنام موکس کا حوالہ پیش کریں گے' جس میں آزادی مذہب اور آزادی پریس کے بارے میں بحث کرتے ہوئے فاضل عدالت عظمیٰ نے قرار دیا ہے کہ اگرچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چرچ اور اسٹیٹ کے درمیان کوئی ربط و تعلق نہیں لیکن بدھ مت' اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں پیروان مسیح کی تعداد' ان کے اثر و رسوخ اور حکومت کی زمام کار ان کے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے عیسائی' ریاست اور ملک کی غالب اکثریت کا موثر مذہب ہے۔ فاضل عدالت نے اپنے فیصلہ میں مذہب کے بارے میں لکھا ہے۔

"اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دنیا میں تہذیب و تمدن کے آغاز ہی سے کسی ملک کے دین و مذہب نے وہاں کی طرز حکومت کی تشکیل میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اور اس ملک کے استحکام اور بقا کا انحصار بھی بڑی حد تک اس مذہب کے احترام اور تکریم کے ساتھ وابستہ ہے' جو وہاں کی غالب اکثریت کے دینی شعائر کا حصہ ہے۔"

فاضل عدالت نے صدر امریکہ کے تقریب حلف برداری' کانگریس اور مقننہ کی افتتاحی تقریب' عدالتوں کی کارروائی' شہادت کے حوالہ سے مملکت کے تکون' عدلیہ' انتظامیہ اور مقننہ کا مذہب سے تعلق کا نتیجہ اخذ کرتے ہوئے بنے ریفرنس کے جواب میں حتمی طور پر یہ قرار دیا ہے کہ آزادی مذہب اور آزادی پریس کے آئینی تحفظات توہین مذہب جس میں توہین مسیح شامل ہے کے جرم اور سزا کی قانون سازی میں مزاحم نہیں۔

امریکہ کی سپریم کورٹ کے ان ناقابل تردید دلائل کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ مملکت پاکستان جسے غلامان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدہ قومیت کی بنیاد پر حاصل کیا تھا' جہاں ریاست کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ جہاں پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں کہ وہ شرع محمدی کے خلاف کوئی قانون سازی کرے۔ نہ ہی عدلیہ کو یہ اختیار ہے کہ وہ قرآن اور سنت نبوی ؐ کے خلاف کوئی فیصلہ صادر کرے اور نہ ہی انتظامیہ کو شرع پیغمبر سے انحراف یا اختلاف کی جرات ہوسکتی ہے تو ایسے میں کیا پاکستان میں کسی کو یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے آقا و مولا سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نام و ناموس پر مسلمان اپنی جان و مال اور ہر چیز قربان کرنے کو حاصل حیات سمجھتا ہے' کی شان میں گستاخی کرے اور وہ قانون کی گرفت سے آزاد رہے۔

آخر میں ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ماضی میں برطانیہ' امریکہ' روس یا یورپ کے کسی ملک میں بھی جب تک چرچ اور اسٹیٹ' دین و ریاست ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوئے تھے' اس وقت تک ان سارے ملکوں میں چرچ کو مملکت پر برتری حاصل تھی اور وہاں یسوع مسیح کی پرستش ہوتی رہی اور اس کے درپردہ کلیسا کو ملک کے سیاہ اور سفید پر اقتدار کلی حاصل تھا۔ جس نے نشہ اقتدار میں بدمست ہوکر انسانیت پر لرزہ خیز مظالم کئے' جس کے خلاف بغاوت کے نتیجہ میں چرچ اور مملکت' دین اور سیاست کی تفریق عمل میں آئی۔ اس لئے ان ملکوں نے سیکولر یعنی لادینی طرز حکومت کو اپنالیا۔ مگر اس کے بعد یسوع مسیح کی بجائے ریاست کو نے فتش (Fetesh) یو بمان شے بنالیا۔ اس لئے اب دنیا میں جہاں بھی سیکولر حکومتیں قائم ہیں' وہاں ریاست کی مخالفت کو جرم بغاوت اور سنگین غداری قرار دیا گیا ہے۔ آج دنیا کے تمام ممالک میں خواہ وہ سیکولر ہوں یا غیر سیکولر جرم مخاصمت کا قانون موجود ہے' جس کی سزا سزائے موت ہے۔ جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں' انہیں گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے یا پھر تختہ دار پر کھینچا جاتا ہے یا امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی انہیں گیس چیمبرز' الیکٹرک چیئرز میں بٹھلا کر اذیت ناک طریقہ سے مار دیا جاتا ہے اور جس ملک میں اس جرم کی سزا عمر قید ہے' ایسے مجرموں کو عقوبت خانوں میں میں تڑپ تڑپ کر مرنے کے لئے بند کردیا جاتا ہے۔ مگر اس قانون کے خلاف آج تک کسی نے بھی لب کشائی نہیں کی۔ تو پھر پاکستان ہی میں اس محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم' جس کی نسبت غلامی کی وجہ یہ مملکت معرض وجود میں آئی اور جس کا نام نامی اس ملک کے قیام اور بقا کا ضامن ہے' اس کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے والوں کے خلاف قانون توہین رسالت پر اعتراض کرنے والوں یا اسے حقوق انسانی کے منافی کہنے والوں کو عقل و دانش کے بارے میں سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ

ع ۔ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

عیسائی مشنریوں اور یورپ کی دانش گاہوں کے کچھ تعلیم یافتہ حقیقت ناآشنا حضرات کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم رحمتہ للعالمین ہیں تو آپ کے بعض مخالفین کو آپ کے حکم سے کیوں قتل کیا گیا۔ حقیقت

باقی ص ۳۶ پر

اصحاب رسولؐ

مقام اصحاب خاتم الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم صلی اللہ علیہ وسلم

میرے پیروکار بصیرت والے ہیں اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں

اس سطح ارضی پر جہاں خالق عالم کے نافرمان اور باغی بندے ہمیشہ سے دندناتے نظر آتے ہیں' اسی طرح بسا اوقات انبیاء و رسل کی تعلیم و تربیت سے کچھ فرمانبردار اور فرشتہ سیرت افراد بھی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ مگر جب اختتام نبوت کے تاجدار' رحمت دوعالم' فخر موجودات اور معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو آپ کے تزکیہ و تربیت سے ہزاروں لاکھوں ایسے باجود روزگار اور یکتائے زمانہ اور قدسی صفات افراد کاملہ پیدا ہوئے' جن کی نظیر اور مثل سابق و لاحق میں تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ارض و سمانے کبھی بھی ایسے افراد مقدسہ نہیں دیکھے۔ ان افراد قدسیہ کو خود مالک الملک نے توراۃ موسویؑ اور زبور داؤدیؑ وغیرہ میں مقدس اور قدسی کے عظیم لقب سے یاد فرمایا۔ اس کے بعد قرآن مجید میں الذین معہ کے عنوان عالی سے۔ اور اپنے رسول خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے صاحب اور اصحاب کے مقدس لقب سے۔ نیز اپنے آخری اور لاتبدیل کلام ہر حق میں ان کو ہر ایک اعلیٰ سے اعلیٰ وصف اور اعزاز سے مشرف فرمایا۔ گویا اللہ کی پاکباز اور راستباز مخلوق میں جو عظیم سے عظیم منصب و شرف کسی مخلوق کو میسر آسکتا تھا' وہ اصحاب پیغمبرؐ کو عطا فرمایا گیا۔ فرمایا۔

اولٰئک ھم الراشدون۔ المتقون۔ المومنون حقا۔ حزب اللہ۔ المفلحون۔ ھم الفائزون وغیرھا

علاوہ ازیں انہیں ہمہ اوقات اطاعت شعاری اور فداکارانہ طرز عمل کے اظہار پر قدم قدم پر رضوان و مغفرت کے گرانقدر تمغاوت سے نوازا اور ان کو لحہ بہ لحہ دنیاو آخرت کی کامیابی اور سرفرازیوں کی نوید دل آویز سنائی جاتی رہی۔ پھر سب سے بڑھ کر ان پر یہ فضل فرمایا کہ انہیں

ابتدا سے انتہا تک ان کے مزکی و مربی اور محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و معیت میں ہی رکھا۔ دعائے خلیلؑ سے لے کر دخول جنت تک ان کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت و جلوت میں ان کی آغوش شفقت میں رکھا۔ خدا کے خلیل ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کی تکمیل کے بعد جہاں آخر الزمان ؐ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست دعا دراز فرماتے ہیں کہ اے بار الہا اس حرم محترم کا پاسبان شفیع المذنبین مبعوث فرما۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم الخ۔

(البقرہ:۱۲۹)

وہاں اس سے پہلی آیت ۱۲۸ میں آپ ؐ کے فداکاروں اور جاں نثاروں کے لئے دعا کرتے ہوئے گویا ہوتے ہیں۔

ربنا و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا

تحریر۔ مولانا عبداللطیف مسعودؒ ڈسکہ

امتہ مسلمتہ لک۔

یعنی۔ "اے الہ العالمین ہمیں اپنا حقیقی اور کامل فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک ایسی مسلم جماعت پیدا فرما جو ہمارے نقش قدم چلنے والی ہو۔"

گویا آخر الزمان ؐ سے قبل آپ ؐ کے فداکار صحابہؓ کا سوال کیا' جو تمام کائنات کی قیادت اور پیشوائی فرما کر زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کردیں گے۔ ذیل میں آپ آیات قرآنیہ کی روشنی میں ان افراد مقدسہ کی معیت و رفاقت کے تمام مناظر ملاحظہ فرما کر دلوں کو منور فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ والذین معہ (الفتح)

۱۔ معیہ الصحابتہ مع الرسول فی الایمان والجہاد۔

لکن الرسول والذین امنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم۔ و اولٰئک لھم الخیرات و اولٰئک ھم المفلحون ○

(التوبہ:۸۸)

"لیکن رسول معظم ؐ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے وہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ اور انہیں ((جاں نثار و فداکاروں) لوگوں کے لئے دین و دنیا کی تمام بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

۲۔ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون۔ کل امن باللہ و ملائکتہ و کتبہ ورسلہ۔ لا نفرق بین احد من رسلہ

(البقرہ)

ترجمہ۔ "رسول مکرم ؐ اس وحی پر یقین لایا جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی اور اہل ایمان بھی۔ سب کے سب خدا پر۔ اس کی تمام کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے (یعنی سب کو مانتے ہیں)۔"

۳۔ امر بالمعیتہ الکاملہ

ختم نبوت

و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیانک عنھم ترید زینتہ الحیوۃ الدنیا۔
(الکہف:۲۸)

ترجمہ۔ "اے میرے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ذات مقدسہ کو ان افراد قدسیہ کے ساتھ وابستہ اور متعلق رکھیے جو محض رضائے الٰہی کے پیش نظر صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اپنی نگاہ مبارک ان سے ہٹا کر دنیوی زیب و زینت کی طرف نہ مبذول فرمائیں۔

تاکید مزید۔

۴۔ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شی وما من حسابک علیھم من شی فطتردھم فتکون من الظالمین۔
(۵۲:۶۵)

ترجمہ "اور آپ ایسے لوگوں کو جو محض رب کی رضا کے لئے صبح شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں اپنے پاس سے نہ ہٹائیے۔ ان کا کوئی حساب آپ کے ذمہ نہیں اور نہ آپ کا حساب ان کے ذمہ ہے آپ کہیں ان کو اپنی جناب سے دور کرکے بالانصافوں میں شامل نہ ہو جائیں۔"

۵۔المعیتہ فی الدعوۃ الی اللہ۔
قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحان اللہ وما انا من المشرکین ○
(۱۰۸:۱۲)

ترجمہ۔ "اے میرے حبیب کریمؐ اعلان فرمادیجئے کہ یہ (دعوت توحید) میرا مشن ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ میں اور میرے پیروکار بصیرت والے ہیں۔ اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

۶۔المعیتہ فی الاستقامتہ۔
فاستقھم کما امرت ومن تاب معک ولا تطغوا۔
(۱۱۲:۱۱)

ترجمہ۔ "آپ حکم الٰہی کے موافق استقامت اختیار فرمایئے اور وہ افراد بھی جو آپ کے ہمراہ تائب ہوئے اور کسی بھی مرحلہ اور قدم پر (احکام الٰہی سے) پیش قدمی نہ کرنا۔"

۷۔و اذ کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ فلتقم طائفتہ منھم معک۔
(۱۰۲:۴)

ترجمہ۔ "اور جب آپ ان (صحابہ کرامؓ) میں تشریف فرما ہوں اور انھیں نماز پڑھانے لگیں (حالت جنگ میں) تو چاہیئے کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو۔"

۸۔معیت فی قیام اللیل۔
ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفہ و ثلثہ و طائفتہ من الذین معک المزمل۔
(المزمل:۲۰)

ترجمہ۔ "بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ تو رات کی دو تہائی کے وقت اٹھتا ہے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے اور ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو تیرے ساتھ ہیں۔"

۹۔اسلام اور رضائے الٰہی میں معیت۔
فان حاجوک فقل اسلمت وجھی للہ و من اتبعین۔
(۲۰:۳)

ترجمہ۔ "اگر مخالفین آپ سے حجت بازی اور کج بحثی کریں تو آپ فرمادیں کہ میں نے اور میرے پیروکاروں نے اپنا رخ اللہ کی طرف کرلیا ہے۔ یعنی اس کے سامنے سرتسلیم خم کردیا ہے۔"

۱۰۔دنیوی نتیجہ میں معیت۔
قل ارئیتم ان اھلکنی اللہ و من معی او رحمنا فمن یجیر الکافرین من عذاب الیم۔
(الملک)

ترجمہ۔ "آپ فرمادیجئے بھلا دیکھو کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو منکرین کو کون عذاب الیم سے بچائے گا۔"

۱۱۔معیت فی الاتباع۔
و من یشاقق الرسول من بعد ما بتین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المومنین تولہ ما تولی و نصلہ جھنم و سات معیرا۔
(۱۰۵:۴)

ترجمہ۔ "اور جو کوئی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول مکرمؐ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستہ کے خلاف چلے۔ تو ہم اسے اس طرف پھیر دیتے ہیں جس طرف وہ پھرا۔ اور (آخرکار) ہم اسے جہنم میں پہنچادیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔"

۱۲۔المعیتہ فی اولویتہ النبی بابراھیمؑ۔
ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المومنین ○
(۶۸:۳)

ترجمہ۔ "بے شک حضرت ابراہیمؑ کے تعلق دار اور ہم مشرب تو وہ لوگ ہوسکتے ہیں جنہوں نے آپ کی پیروی کی اور یہ نبی مکرمؐ اور جو ایمان لائے (اور کوئی نہیں) اور اللہ ہی ایمان والوں کا حامی اور سرپرست ہے۔"

۱۳۔المعیتہ فی ساعتہ العسرۃ الی الجھاد۔
لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعتہ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رؤف رحیم۔
(۱۱۷:۹)

ترجمہ۔ "اللہ تعالیٰ نے یقیناً اپنے نبی مکرمؐ اور آپ کے ساتھیوں، مہاجرین اور انصار پر نظر کرم فرمائی جنہوں نے اس مشکل ترین گھڑی میں آپ کی پیروی اور جاں نثاری کی جبکہ قریب تھا کہ ایک جماعت ان میں سے دل ہار بیٹھتی۔ اللہ نے پھر ان پر نظر کرم فرمائی (تاکہ ان میں مزید مضبوطی اور استقامت پیدا ہوجائے) بلاشبہ وہ ان پر بڑی شفقت اور مہربانی فرمانے والا ہے۔"

۱۴۔المعیتہ فی نزول السکینتہ۔
ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسول و علی المومنین و انزل جنودا لم تروھا و عذب الذین کفروا و ذالک جزاء الکافرین۔
(۲۶:۹)

ترجمہ۔ "پھر اللہ نے اپنے رسول معظمؐ پر اور اہل ایمان (صحابہ کرامؓ) پر سکینت نازل فرمائی اور (ان کی فتح و نصرت کے لئے) ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھتے نہ تھے اور کفار کو عذاب ناکامی میں ڈال دیا اور کفار کی یہی سزا ہے۔"

۱۵۔معیتہ فی الشھادۃ علی الناس۔
و کذلک جعلنا کم امتہ وسطا لتکونوا الشھد علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیدا ○
(۱۴۳:۲)

ترجمہ۔ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل اور متوسط امت بنایا تاکہ تم تمام پر گواہی دو اور رسول معظمؐ تم پر گواہی دیں۔"

۱۶۔المعیتہ فی نزول السکینتہ و اعطاء الدرجات العلیہ فی التقوی۔
اذ جعل الذین کفروا فی القلوبھم الحمیتہ حمیتہ الجاھلیتہ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المومنین والزمھم کلمتہ التقوی و کانوا احق بھا و اھلھا و کان اللہ بکل شی علیما۔
(۶:۴۸)

ترجمہ۔ "جب منکروں نے اپنے دلوں میں ضد پیدا کرلی جو جاہلیت کی ضد تھی تو اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول مکرم اور اہل ایمان (صحابہ کرامؓ) پر نازل فرمائی اور ان کو مقام تقویٰ پر مضبوط کردیا اور وہی اس کے سب سے بڑھ کر مستحق اور اہل تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

۱۷۔المعیتہ فی اظہار الدین۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

(۴۸:۲۹)

ترجمہ۔ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ؐ ہیں اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے وہ کفار پر بڑے سخت اور آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔"

۱۸۔و قل اعملوا فیسری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون۔

(۹:۵)

ترجمہ۔ "اور فرما دیجئے کہ تم کام کئے جاؤ۔ ابھی تمہارے اعمال اللہ دیکھے گا اور اس کا رسول مکرم ؐ اور اہل ایمان بھی ملاحظہ کرلیں گے (کہ تم وفاداری کا ثبوت دیتے ہو یا ابن الوقت ہی رہتے ہو)۔

۱۹۔المعیتہ فی النھی عن دعاء المشرکین۔ ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم ○

(۹:۱۱۳)

ترجمہ۔ "نبی مکرم ؐ اور ایمان والوں کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ اس کے بعد کہ ان کے سامنے ان کا جہنمی ہونا واضح ہوچکا ہے۔"

۲۰۔المعیتہ فی عدم الخزی یوم القیامتہ۔ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم و بایمانھم

(التحریم:۸)

ترجمہ۔ "جس دن اللہ نبی مکرم ؐ اور اہل ایمان کو ناکام نہ فرمائے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور دائیں رواں دواں اور جھلمل جھلمل کررہا ہوگا۔"

ف ناظرین کرام مندرجہ بالا آیات قرآنیہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مقدس اور برگزیدہ جماعت کس قدر عظیم المرتبت اور خدا کے ہاں ذی شان ہے کہ اس نے انہیں اپنے رسول معظم ؐ کے ساتھ ہر مرحلہ اور موقع پر رکھا حتیٰ کہ انہیں خلد بریں میں پہنچا دیا۔ بتلایئے اس سے بڑھ کر کون سی صداقت اور واقعیت ہوسکتی ہے کہ جسے دیکھ کر ہم اس مقدس گروہ کے عقیدت مند نہ ہوں اور ہمارے سامنے کون سی دلیل ہوسکتی ہے جس کی بناء پر ہم ان کے ایمان کامل اور خلوص میں ذرہ بھر بھی تردد کریں (العیاذ باللہ)۔ ہم اللہ تعالیٰ سے بہ ہزار عاجزی سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آخری سانس تک انہی سے وابستہ رکھے اور روز حشر ان ہی کے قدموں میں ہم دربار خداوندی میں حاضر ہو کر جنت کے وارث بن جائیں (آمین)۔

●●

بے نظیر تو بھی سن لے

حافظ محمد اکرم طوفانی جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سرگودھا

اسلامی دفعات اور قانون توہین رسالت کو منسوخ کرنا اور آٹھویں ترمیم کو بمعہ اسلامی دفعات کے ختم کرنا دانستہ سارے پاکستان کو آگ میں جھونک دینے کے مترادف ہوگا۔ ایسی حرکت بے نظیر کے واسطے ہمیشہ کے لئے عبرت بن جائے گی۔ پھر ایسی ناپاک کوشش بے نظیر حکومت کے لئے پاکستان میں آخری حکومت ثابت ہوگی اور ایسا کرنے کے بعد بے نظیر پھر کبھی بھی انشاء اللہ مسند اقتدار میں نہ آسکے گی۔

ساٹھ کروڑ روپے کا نقصان اسمبلی ہال کا بھی صرف اس لئے ہوا ہے۔ وہ ہال آگ کی نذر ہوگیا۔ اسمبلی ہال میں نواز شریف کے دور میں کئی دفعہ حاجی اقبال چیمہ ایم۔ این۔ اے سرگودھا اور مولانا شیرانی کوئٹہ والے نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے لئے آواز اٹھائی کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بنا کر سینکڑوں مسلمانوں کو سالانہ ارتداد سے بچایا جائے جو قادیانی پاسپورٹ بنا کر نوکری کے لئے مرزا کانا قادیانی کی آغوش میں چلے جاتے ہیں لیکن نواز شریف اور اس کے ممبران کو قومی خزانہ لوٹنے کے علاوہ کوئی اور فکر تو تھی ہی نہیں۔ انہوں نے تو قومی کارخانوں کو اونے پونے بیچ کر اپنی چاندی کھری کی۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہ دیر آید درست آید یا۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مرترا

ان بطش ربک لشدید۔ انسان کو خدا کے حوصلے اور حلم سے متکبر نہ ہونا چاہئے۔ وہ جب پکڑتا ہے تو سخت پکڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اسمبلی کو تس نس کردیا بلکہ نواز شریف اور ان کے حواریوں کو بھی اپنے کھڈے لائن لگادیا کہ تاریخ بھی ان پر مسکراتی ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ جس آدمی کو پاکستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ بھی آرڈر دے کہ نواز شریف حکومت کرسکتے ہیں' وہ اپنا سر سالے کر اتفاق فونڈری میں بیٹھ جائے تو تاریخ میں اس سے بڑھ کر سیاہ قسمت کون ہوسکتا ہے اور پھر اب نواز شریف نے اسلام کا نام لینا ترک چھوڑ دیا ہے۔ خدا کی قسم! یہ مار اس لئے پڑی ہے کہ نواز شریف نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کی ہے کہ مذہبی خانہ بے سالک' طارق سی قیصر کے کہنے پر ختم کیا اور وعدہ بھول گئے اور پھر اس ہی خدا نے اسی سالک سے اسمبلی میں بے عزت کروایا کہ رہے نام خدا کا۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

اور اب بھی اگر نواز شریف اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا مظاہرہ کرتا رہا تو انشاء اللہ ساری زندگی وزارت عظمیٰ کے خواب ہی دیکھتا رہے گا اور ہم نے آٹھ مہینے پہلے ایک اشتہار کے ذریعے نواز شریف کو آگاہ کردیا تھا کہ آپ کی بے وفائی آپ کے اقتدار کے لئے جان لیوا ثابت ہوگی۔ اب بے نظیر صاحبہ آپ بھی سن لیں کہ اگر طارق سی قیصر' فادر روفن اور دیگر اقلیتی عیسائی اراکین کو خوش کرنے کے لئے آپ کی حکومت نے توہین رسالت' کا قانون ختم کیا اور قادیانی یہودی لابی سے خوف کھا کر آٹھویں ترمیم سے اسلامی دفعات ختم کیں تو بے نظیر صاحبہ اب آپ کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہے گی۔ اب آپ کے تعاقب میں ایسا صدر نہیں ہے جو آپ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دے۔ اب صدر آپ کا اپنا وفادار' مسلمان' تابعدار صدر فاروق لغاری ہے اور اسمبلی ہال میں سینکڑوں مسلمان اراکین اسمبلی کے ہوتے ہوئے بھی کسی کو غیرت نہ آئی کہ پاکستان میں توہین رسالت کی کھلی چھوٹ ہے تو پھر یاد رکھئے کہ آپ کی طرف سے یہ ناروا قدم نہ صرف طارق سی قیصر اور فادر روفن جیسے نمائندے اپنے کئے کی سزا بھگتیں گے بلکہ یہ تمہاری حکومت کے بھی آخری ایام ہوں گے اور پھر تجھے دولتانہ کی طرح کبھی اقتدار نصیب نہ ہوسکے گا۔ جس کے دامن پر دس ہزار شہدائے ختم نبوت کے خون کے چھینٹے ابھی بھی نظر آرہے ہیں۔ اس لئے کہ قانون فطرت ہے کہ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

کیا بے نظیر صاحبہ! آپ کو اور پیپلزپارٹی کو ختم کرنے کے لئے کئی حربے مسلسل بارہ سال استعمال نہیں کئے جاتے رہے کہ پیپلزپارٹی کو ختم کردیا جائے لیکن وہ پیپلزپارٹی کو ختم

باقی ص ۲۶ پر

● از ادارہ ●

لندن جرائم کا شہر بن کر رہ گیا، ایک برس میں ساڑھے نو لاکھ وارداتیں

مغرب زدہ لوگوں کیلئے درسِ عبرت

آکسفورڈ کے ماہر نفسیات نے طلبہ کی خود کشی کو معمول کی چیز قرار دے دیا

ایشین عیسائیوں کے لئے تحفہ، ۱۵ برسوں میں ۱۰ لاکھ سے زائد افراد عیسائیت چھوڑ چکے ہیں

لندن (پی۔ اے) لندن میں جرائم کی شرح میں گزشتہ برس گیارہ فیصد اضافہ ہوگیا ہے، جن میں گھریلو تشدد اور سرعام ہونے والے جرائم کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی رپورٹ کے مطابق ۳۰ مارچ کو ختم ہونے والے سال کے دوران پرس اور دیگر اشیاء چھیننے کی سرعام وارداتوں میں ۳۶ فیصد اضافہ ہوا جبکہ ان واقعات کی کل تعداد سات ہزار چھ سو کے قریب ہے۔ گھریلو تشدد کے واقعات میں ۳۶ فیصد اضافہ ہوا اور اس ضمن میں کل آٹھ ہزار سات سو واقعات رپورٹ کئے گئے۔ جنسی تشدد اور عصمت دری کے واقعات کی کل تعداد ایک ہزار ایک سو رہی تھی اور یہ اضافہ ۱۵ فیصد کے قریب ہے۔ ایک برس کے دوران ۳ ہزار خواتین پر قاتلانہ حملے کئے گئے جبکہ ایک سال میں پولیس کو کل نو لاکھ ۳۵ ہزار ۳ سو جرائم کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے چیف سپرنٹنڈنٹ پیٹر سٹیوز نے یہ رپورٹ جاری کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ جرائم کی شرح میں ابھی مزید اضافہ ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے محکمے نے گزشتہ برس ایک لاکھ ۵۵ ہزار چار سو کیس نمٹائے جو پچھلے برسوں سے ۷ فیصد زیادہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کار چوری اور کاروں میں ریڈیو، سٹیریوز اور دیگر اشیاء چرانے کے رجحان میں دوگنا اضافہ ہوا جبکہ چوری کی وارداتوں میں ۱۰ فیصد اضافہ ہوا اور ایک لاکھ ۹۳ ہزار ۹ سو کے قریب چوری کی اطلاعات درج کی گئیں۔ راہزنی کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے چیف سپرنٹنڈنٹ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی رقوم باڈی بیلٹس یا محفوظ بیگوں میں رکھا کریں تاکہ سرعام وارداتیں کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان وارداتوں کے مرتکب زیادہ تر منشیات کے عادی افراد ہوتے ہیں، جنہیں اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے یہ جرم سب سے آسان لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نائٹ کلب یا معروف شاپنگ مارکیٹ میں پرس یا بیگ چھن جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اعلان کیا کہ ان وارداتوں کی روک تھام کے لئے خصوصی فورس قائم کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ کاروں کی چوریاں روکنے کے لئے پہلے ہی ایک ٹاس فورس قائم کردی گئی ہے اور ۱۹۹۲ء کو کاروں سے متعلقہ جرائم کی روک تھام کا سال قرار دے دیا گیا ہے۔

(بشکریہ جنگ لندن ۹۲-۶-۲)

نوٹ: یہ پچھلے سال کی رپورٹ ہے۔ اس سال کیا حال ہوا ہوگا، خدا ہی جانتا ہے۔

مغربی تعلیمی درسگاہیں
برطانوی اسکول، جرائم کے اڈے
سالانہ ۵۳ ملین پونڈ نقصان

لندن (وطن نیوز) برطانیہ کے اسکولوں میں آتشزدگی، توڑ پھوڑ اور چوری سے سالانہ ۵۳ ملین پونڈ کا نقصان ہوتا ہے۔ اوسطاً "ایک اسکول کو سالانہ ۲۳ ہزار پونڈ کا نقصان ہوتا ہے۔ یہ اعداد و شمار محکمہ تعلیم نے جاری کئے ہیں۔ ایک لاکھ ۷۶ ہزار جرائم سیکنڈری اور پرائمری اسکولوں میں ہوتے ہیں۔ گویا اوسطاً" ہر اسکول میں سالانہ جرائم کی آٹھ وارداتیں۔ زیادہ تر وارداتیں دانستہ طور پر آتشزدگی کے باعث ہوتی ہیں۔

(ہفت روزہ وطن ۳۰ر جنوری ۱۹۹۳ء)

ہائے بڑھاپا

لندن (جنگ نیوز) برطانیہ کے بوڑھوں کی تنظیم "ایج کنسرن" نے ایک مہم چلانے کا اعلان کیا ہے، جس کا مقصد بڑھاپے کو نشانہ تضحیک بنانے سے روکنا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ بوڑھے لوگوں کو عموماً "نوجوان اچھا نہیں سمجھتے اور اکثر اوقات انہیں جوانوں کی طرف سے گالی گلوچ اور تضحیک کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ جس طرح معاشرے میں نسل پرستی اور جنس پرستی کے خلاف مہمیں چل رہی ہیں، اسی طرح بڑھاپے کے حق میں مہم چلائی جائے گی۔

(جنگ لندن ۲۶ر جنوری ۱۹۹۳ء)

باقی ص ۲۵ پر

ایشین عیسائیوں کے لئے تحفہ
۱۵ برسوں میں ۱۰ لاکھ سے زائد افراد
عیسائیت چھوڑ چکے ہیں

لندن (نمائندہ جنگ) برطانیہ عیسائیوں کا ملک ہے لیکن ان کے چرچ خالی پڑے ہیں جبکہ مساجد، مندر اور گوردواروں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں۔ گزشتہ پندرہ سال میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ عیسائیت چھوڑ چکے ہیں جبکہ مسجدوں اور مندروں میں عبادت کے لئے جانے والوں کی تعداد دوگنا بڑھ گئی ہے۔ یہ تعداد اب ۱۸ لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔ چرچ جانے والے رومن کیتھولک فرقہ کی ممبرشپ ۱۹۷۵ء میں ۲۵ لاکھ ۳۰ ہزار کم ہوئی تھی لیکن ۱۹۹۰ء میں اس میں ۱۹ لاکھ ۵۰ ہزار کی کمی واقع ہوئی۔ اینگلیکن چرچ کی ممبرشپ کی تعداد اسی عرصہ میں ۲۲ لاکھ ۷۰ ہزار اور ۱۸ لاکھ کم ہوئی۔ میتھوڈسٹ ممبرشپ ۱۹ لاکھ ۱۰ ہزار سے کم ہو کر ۱۳ لاکھ ۸۰ ہزار ہوئی۔ جبکہ انڈیپنڈنٹ پروٹسٹنٹ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چرچ جانے والے انگریزوں کے مقابلہ میں ویسٹ انڈین لوگوں کی تعداد ۳ فیصد سے بڑھ کر ۸ فیصد ہوئی۔

(جنگ لندن ۲۹ر جنوری ۱۹۹۳ء)

بزم ختم نبوت

انسانی ایٹم بم

مقبوضہ عرب علاقہ میں حماس تحریک کی کوششوں کے نتیجہ میں اسلامی بیداری کی جو لہر دوڑی ہے اور حق کے حصول کے لئے قربانی دینے کا جو جذبہ پیدا ہوا ہے اس سے زیادہ یہودی اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ اس علاقہ میں مسلم آبادی کا تناسب روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ تنہا غزہ کی پٹی میں دسمبر ۱۹۸۷ء میں آزادی کی اس تحریک کے دوران پیدا ہونے والے بچوں کی جو تعداد سامنے آئی ہے وہ ۱۵۸۸۳ ہے جبکہ اس مدت میں صیہونی طاقت سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہونے والوں کی تعداد ۴۳۲ تک پہنچی ہے۔ اس اعداد و شمار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرزمین فلسطین سے جب ایک مسلمان شہید ہو کر اپنے پروردگار کے حضور جاتا ہے تو وہاں سے ۳۶۷ کی تعداد میں مجاہدین اس کی جگہ لینے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔

رشاد المدنی اور زیادہ ابو صالح کے مقبوضہ علاقہ میں اعداد و شمار کا جو کام کیا ہے اس کو انہوں نے مختلف زمانوں کے اعتبار سے اس طرح تقسیم کیا ہے۔

۸۷-۱۲-۹ تا ۸۷-۱۲-۳۱	۳۰۷ بچے۔
۸۹-۱-۱ تا ۸۹-۱۲-۳۱	۳۲۳۹۳ بچے۔
۹۰-۱-۱ تا ۹۰-۱۲-۳۱	۳۳۴۳۲ بچے۔
۹۱-۱-۱ تا ۹۱-۱۲-۳۱	۳۰۳۹۳ بچے۔
۹۲-۱-۱ تا ۹۲-۱۲-۳۱	۲۸۰۰۰ بچے۔

صرف غزہ پٹی میں رہنے والوں کی تعداد دسمبر ۱۹۹۲ء میں ساٹھ ہزار سے ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز نے یہودیوں کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ وہ مقبوضہ علاقہ میں عربوں کی بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے خطرہ کو محسوس کریں اور اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ چند سالوں میں اس علاقہ میں رہنے والے عربوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے بڑھ کر دس لاکھ ہوگئی ہے' اگر یہ تعداد اسی طرح بڑھتی رہی تو کسی بھی وقت یہودیوں کے لئے دھماکہ خیز صورتحال پیدا کرسکتی ہے' مقبوضہ عرب علاقہ

از۔ جعفر مسعود حسنی ندوی

میں آبادی کے بڑھتے ہوئے اس تناسب کو سیاسی تجزیہ نگاروں نے "انسانی ایٹم بم" سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقہ میں آبادی بڑھانے کا یہ رجحان یہودیوں کی طرف سے عربوں پر ڈھائے گئے مظالم کا نتیجہ اور جلاوطنی اور نسل کشی کے واقعات کا رد عمل ہے۔

برطانیہ کے ایک سیاسی تبصرہ نگار "روبرٹ فیک" نے ۴۰۰ سے زائد عربوں کے لبنان کے برفیلے علاقہ میں بھیجے جانے کی اسرائیلی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وقت گزرنے کے باوجود صیہونی جرم کی سنگینی میں کوئی کمی نہیں آئے گی کیونکہ یہ علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں نہ تو کھانے پینے کا کوئی نظم ہے نہ سر چھپانے کی کوئی جگہ ہے۔ نہ طبی سہولیات کی فراہمی کا کوئی امکان ہے اور یہ تعلق رکھنے والوں سے ملنے کا کوئی بندوبست ہے۔ ●●

ایک سچا واقعہ

تحریر۔ کیپٹن علی زمان شاہین

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حلال کا مال اگر دریا میں بھی پھینک دیا جائے تو دریا اسے ہضم نہیں کرسکتا۔ ایسا ہی ایک واقعہ کیل سیکٹر میں پیش آیا۔ ہوا یوں کہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء کی سرد رات کو جبکہ موسم بہت خراب تھا اور برف باری ہورہی تھی' ایک افسر اپنے چند جوانوں کے ساتھ کیل سے نکرو کی طرف پیدل سفر کررہا تھا۔ اس افسر کے پاس جوانوں کی تنخواہ کے ایک لاکھ روپے ایک بریف کیس میں بند تھے اور یہ بریف کیس ایک جوان نے اٹھایا ہوا تھا۔

رات ۹ بجے کا وقت تھا۔ سخت برفباری ہورہی تھی اور

ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاسؒ

تحریر کردہ۔ ملک عبدالمالک' مانسہرہ

فرمایا۔ مسجدیں' مسجد نبویؐ کی بیٹیاں ہیں اس لئے ان میں وہ سب کام ہونے چاہئیں جو حضورؐ کی مسجد میں ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز کے علاوہ تعلیم و تربیت کا کام بھی ہوتا تھا اور دین کی دعوت کے سلسلہ کے سب کام بھی مسجد ہی سے ہوتے تھے۔ دین کی تبلیغ یا تعلیم کے لئے وفود کی روانگی بھی مسجد ہی سے ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ عساکر کا نظم بھی مسجد ہی سے ہوتا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری مسجدوں میں بھی اسی طریقہ پر یہ سب کام ہونے لگیں۔

فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ تم نے میرے سر پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے تم سب میرے اعمال کی نگرانی کیا کرو۔

فرمایا۔ تبلیغ کے آداب میں سے یہ ہے کہ بات بہت لمبی نہ ہو اور شروع میں لوگوں سے صرف اتنے عمل کا مطالبہ کیا جائے جس کو وہ بہت مشکل اور بڑا بوجھ نہ سمجھیں۔ کبھی کبھی لمبی بات اور لمبا مطالبہ لوگوں کے اعراض کا باعث بن جاتا ہے۔

فرمایا۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بس پہنچا دینے کا نام تبلیغ ہے۔ یہ بڑی غلط فہمی ہے۔ تبلیغ یہ ہے کہ اپنی صلاحیت اور استعداد کی حد تک لوگوں کو دین کی بات اس طرح پہنچائی جائے جس طرح پہنچانے سے لوگوں کو ماننے کی امید ہو۔ انبیاء علیہم السلام یہی تبلیغ لائے ہیں۔

آندھی چل رہی تھی جس کی وجہ سے چلنا دشوار تھا۔ راستے کا یہ حال تھا کہ برف کی وجہ سے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ صحیح سمت کون سی ہے۔ ٹارچ کی روشنی میں بھی مکمل استفادہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ دھند اور کہر میں چند فٹ تک ہی دیکھا جا سکتا تھا۔ ایسے میں اللہ کے یہ سپاہی ابھی جنوئی سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہی تھے کہ وہ جوان جس کے پاس بریف کیس تھا برف میں پھسلا اور گر گیا اور سیدھا دریائے نیلم کے عین سینٹر میں جا پڑا۔ جن لوگوں نے اس علاقے کو دیکھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہاں سے دریا کناروں کے اندر تک گھسا ہوا ہے اور سڑک سے گرنے والی کوئی بھی چیز دریا کے عین سینٹر میں جا پہنچتی ہے۔ پس ایسا ہی بریف کیس کے ساتھ ہوا۔

جوانوں نے افسر کو رپورٹ دی۔ افسر نے دیکھا کہ اس موقع پر جبکہ برفباری زوروں پر ہے' تیز آندھی چل رہی ہے' راستہ بہت تنگ ہے' رات تاریک ہے۔ ایسے میں بریف کیس کی تلاش و جستجو صرف بے سود ہی نہیں بلکہ اس میں جانی نقصان کا اندیشہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے افسر نے جوانوں کو حکم دیا کہ وہ بریف کیس کی تلاش کی بجائے آگے سفر جاری رکھیں۔ تین کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد یہ پارٹی صحیح سلامت بمقام جنوئی پہنچ گئی۔ رات کو یہ لوگ اسی جگہ ٹھہرے اور صبح پہلی روشنی پر افسر خود ایک پارٹی کے ساتھ واپس جائے وقوعہ پر پہنچا' جگہ کا معائنہ کرنے پر یقین ہو گیا کہ بریف کیس دریا میں گر گیا ہوگا۔ افسر نے جوانوں کو حکم دیا کہ چند کلومیٹر اور آگے جا کر دیکھا جائے۔ یہ لوگ ابھی ایک کلومیٹر ہی چلے تھے کہ دیکھا دریا کے عین سینٹر میں ایک بہت بڑی لکڑی ایک بڑے پتھر کے پیچھے پھنسی ہوئی ہے اور بریف کیس اس لکڑی کے ساتھ بننے والے بھنور میں تیر رہا ہے۔ تقریباً" ایک گھنٹہ کی کوشش اور محنت کے بعد بریف کیس کو صحیح سلامت دریا سے باہر نکال لیا گیا اور جب کھولا گیا تو نوٹ بالکل خشک تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعی حلال کا مال دریا بھی نہیں کھا سکتا۔ جبکہ اس دریا میں درجنوں ٹرک' بسیں' ویگیں بالکل غائب ہو چکی ہیں۔

طب و صحت

تحریر۔ حکیم محمد عمران خان

نزلہ و زکام کو معمولی نہ سمجھنا چاہیے

جب ناک سے رقیق مادہ خارج ہو تو اسے زکام کہتے ہیں اور جب ایسا مادہ حلق کی طرف یا سینے میں گرے تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔ نزلہ میں ناک اور اس کے بالائی حصوں کی یا حلق کی اندرونی غشاء مخاطی یعنی میوکس ممبرین کی لیس دار رطوبت ناک اور حلق میں گرتی ہے۔ جبکہ زکام دراصل مقامی میوکس ممبرین کا رد عمل ہے۔ جو ورم یا خراش پیدا کرنے والے مادہ کو دور کرنے کے لئے ہوا کرتا ہے۔

نزلہ ایک شدید مرض ہے جو کہ ایک مخصوص قسم کے جراثیم سے پھیلتا ہے۔ یہ مرض خصوصاً" موسم سرما میں یا نشیبی اور مرطوب علاقوں میں رہنے والے افراد کو ہوا کرتا ہے اور کبھی ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھی منتقل ہو جاتا ہے اور کثیر آبادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس مرض کے جرثومہ کو انفلوئنزا وائرس کہتے ہیں اور اس کی تین اقسام ہوتی ہے۔ A, B, C.

نزلہ کی دو اقسام عموی طور پر نظر آتی ہیں ایک حار دوسری بارد۔ نزلہ حار وہ نزلہ ہے جو کہ عموی طور پر گرمی کی شدت کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں خوب چھینکیں آتی ہیں۔ ناک اور کان بند رہتے ہیں۔ ناک میں سوزش اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ اس کے برعکس نزلہ بارد میں ایسی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ میوکس رطوبت اندرونی جانب گرتی رہتی ہے لیکن اس رطوبت میں وہ تیزی نہیں ہوتی کہ نزلہ حار کی طرح اعضاء میں خراش ڈالے۔

اس مرض کا سبب انتشار یعنی پھیلنے کا طریقہ یہ ہے کہ سردی لگ جانا یا گرم موسم میں لو کا لگ جانا اور زکام کی صورت میں نزلہ کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ مریض کے پاس بیٹھنے یا رہنے سہنے کا کھانستے وقت اس مرض کا وائرس بذریعہ تنفس تندرست انسان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ موسم کی تبدیلی کا زمانہ' اعصابی و دماغی کمزوری' خون کی کمی اور نظام انہضام کی خرابی کے باعث بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ نزلہ کا بظاہر کوئی سبب موجود نہیں ہے مگر پھر بھی نزلہ ہے اور اس نزلہ کا سبب معدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ معدہ اپنا فعل صحیح طور سے انجام نہیں دے پا رہا ہو جس کی بنا پر نزلہ بھی ایک علامت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ کھٹی اور ٹھنڈی اشیاء مثلاً" دہی' برف' آئس کریم' کولڈ ڈرنکس کا کثرت سے استعمال بھی اس مرض کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں اور بعض مریض بہت

الفاظ کا طلسم خانہ

ایک اعرابی (بدو) مکہ کے بازاروں میں بلند آواز سے یہ صدا لگا رہا تھا۔

"اے لوگو!

۱۔ میرے پاس وہ چیز ہے جو خدا کے پاس بھی نہیں۔
۲۔ خدا فتنہ کو ناپسند کرتا ہے' میں فتنے سے محبت کرتا ہوں۔
۳۔ میں نصاریٰ کے اقوال کی تائید کرتا ہوں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا' لوگوں نے شکایت کی۔ آپؓ نے شرعی حد جاری کرنے کا حکم نافذ فرمایا۔

اعرابی نے عرض کی۔

"امیر المومنین! بخدا میں نے مطلقاً غلط بیانی نہیں کی۔

۱۔ میرا یہ قول ہے کہ میرے پاس وہ کچھ ہے جو خدا کے پاس بھی نہیں۔ میری مراد اس سے میرا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔ ما کان للّٰہ ان یتخذ من ولد سبحانہ۔
۲۔ یہ میرا بیٹا میرے لئے فتنہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اولاد کم فتنۃ' اور میں اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہوں دوسرے لفظوں میں مجھے فتنہ پسند ہے۔
۳۔ میرا تیسرا جرم ایک صداقت کا اظہار ہے۔ میں نے یہی کہا تھا کہ میں نصاریٰ کے قول کی تصدیق کرتا ہوں اور نصاریٰ کا قول قرآن مجید میں نقل کیا گیا ہے کہ لیست الیہود علی شئی یعنی یہود راستی پر نہیں۔ گویا میں نصاریٰ کے اس قول کی تائید کرتا ہوں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں تجھے الحاد و ارتداد کے الزام سے تو بری کرتا ہوں' لیکن خبردار آئندہ اگر الفاظ کا یہ مغالطہ آمیز کھیل جاری رکھا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہی حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں کہ اگر کہیں گرد و غبار ہو یا تیز قسم کی خوشبو سونگھ لیں یا ناک پر کوئی کپڑا وغیرہ لگ جائے تو اس سے بھی نزلہ پیدا ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت کو عموی طور پر الرجک کہتے ہیں۔

اس مرض کی مدت حضانت یعنی رہنے کا زمانہ ایک یوم سے تین یوم تک ہے۔

نزلہ کی علامات یہ ہیں کہ یہ مرض یکدم شروع ہوتا ہے۔ ابتداء میں طبیعت ست ہوجاتی ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سارے جسم میں درد ہوتا ہے۔ خاص طور پر سر اور کمر میں زیادہ محسوس ہوتا ہے اور چونکہ اس مرض میں تمام جسم کی غشاء مخاطی یعنی میوکس ممبرین متاثر ہوتی ہے اس لئے تمام جسم کی ہڈیوں' جوڑوں' آنکھوں' سر' گلا' حلق اور سینہ میں تناؤ رہتا ہے اور بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔

نزلہ اگر بسبب گرمی ہو تو ناک خشک اور چھینکیں آتی ہیں اور اگر سردی کے سبب سے ہو تو رطوبت اندرونی جانب حلق میں گرتی ہے۔ خشک کھانسی ہوتی ہے بھوک نہیں لگتی۔ متلی وقے اور کبھی دست بھی آجاتے ہیں۔ اکثر بخار بھی ہوجاتا ہے جو عموماً دو تین دن تک ۱۰۲ رہتا ہے اور پھر پسینہ آتا ہے اور بخار کا اثر جاتا رہتا ہے لیکن مرض اگر شدت اختیار کرجائے تو بخار ۱۰۳ سے ۱۰۴ ہوجاتا ہے اور چار چھ روز تک رہتا ہے۔

غزل

از۔ وکیل احمد طاہر قادر آبادی

ہر آدمی سے ملتے رہو سرخوشی کے ساتھ
زندہ رہو جہاں میں ہمیشہ خودی کے ساتھ

یہ ان کا کام ہے کہ جو چاہیں کریں مگر
تم دوستوں کے ساتھ رہو دوستی کے ساتھ

دو دن کی زندگی کو غنیمت سمجھ کے کاٹ
تو زندگی نہ اپنی گنوا تیرگی کے ساتھ

دنیائے رنگ و بو میں انوکھی ہے بوئے دوست
لکھا ہے اس کی قبر پہ حرف جلی کے ساتھ

آپس میں اس طرح سے رہو مل کے دوستو!
کانٹے سلوک کرتے ہیں جیسے کلی کے ساتھ

غیروں کا تذکرہ کریں طاہر تو کیا کریں
اپنے بھی اب تو ملتے ہیں بیگانگی کے ساتھ

نزلہ کی وجہ سے جو عوارضات لاحق ہوتے ہیں' ان میں سے چند ایک یہ ہیں کہ بعض اوقات ناک و حلق کی سوزش ہوائی نالی یعنی برونکائی تک پہنچ جاتی ہے جس کے نتیجے میں نمونیا یعنی برونکائٹس ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ شدید قسم کی کھانسی اور کان کے اندرونی حصہ میں ورم یعنی OTITIS ہوجاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر اس مرض میں یوں اختیار کرنی چاہئیں کہ اگر نزلہ و زکام ابتدائی حالت میں یا بہت ہلکا ہو تو علاج کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مریض کو ایک دو وقت کا فاقہ کرادیا جائے۔ ممکن نہ ہو تو پرہیزی غذا جس میں نشاستہ [illegible] ترشی نہ ہو کھانے کا مشورہ دیا جائے۔ اگر سردی کی وجہ سے نزلہ ہوا ہے تو سردی سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جائیں سر کو ڈھانپا جائے۔ گرم کپڑے پہنائے جائیں اور مرغ بکرے کے گوشت کی یخنی وغیرہ پلائی جائے۔ گرم [illegible] بھپارہ لیا جائے۔ اس کے علاوہ دونوں صورتوں میں [illegible] صفائی اور بستروں و کپڑوں کی صفائی لازمی ہے۔ عام [illegible] جول سے بچایا جائے۔

مجلس شوریٰ کا قیام شاہ فہد کا اعلیٰ اقدام

مجلس شوریٰ کے اراکین کی تعداد ساٹھ مقرر کی گئی ہے جس میں چیئرمین اور وائس چیئرمین بھی شامل ہوں گے

شاہ فہد بن عبدالعزیز نے جلالتہ الملک کا لقب ترک کرکے اسلام دوستی کے ثبوت کے طور پر اپنے لئے خادم الحرمین الشریفین کا لقب پسند کیا ہے۔ جن کی زیر قیادت سعودی عرب ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ دن دگنی رات چوگنی ترقی کررہا ہے۔ داخلی و خارجی تمام ملکی پالیسیوں کی اساس قرآن و سنت ہے۔ مملکت سعودیہ کا کل رقبہ بائیس لاکھ اور پچاس ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ۱۹۳۲ء میں حکومت قائم کی جس کا پرچم سبز رنگ کا ہے۔ درمیان میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مملکت کا نشان دو تلواریں ہیں' جن پر کھجور کا درخت بنا ہوا ہے۔ مملکت سعودیہ کا دارالحکومت ریاض ہے جس کی آبادی تقریباً" چودہ لاکھ ہے۔ خادم الحرمین الشریفین اللہ کے مہمانوں کے آرام اور آسائش کے لئے نہ صرف حرمین شریفین بلکہ دوسرے شعائر مقدسہ پر بھی کثیر سرمایہ خرچ کرکے ان کو توسیع و ترقی دے چکے ہیں۔ جس قدر رقم شاہ فہد کے دور کے مقامات مقدسہ کی توسیع و ترقی پر خرچ ہوئی۔ وہ ان سے پہلے کے ادوار کی مجموعی توسیع اور اخراجات سے کئی گنا زیادہ ہے۔ انہوں نے سعودی عرب کی اسلامی مملکت کو آج کے دور میں فلاحی مملکت بنا دیا ہے اور اپنی سیاسی بصیرت اور ٹھوس اقتصادی پالیسی سے ملک کو اقوام عالم میں ایک منفرد مقام دلا دیا ہے۔ سرزمین حجاز ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے۔ شاہ فہد امت مسلمہ کے استحکام' اتحاد اور ترقی کے لئے نہ صرف نمایاں خدمات سرانجام دینے کے لئے متعدد عملی اقدامات کرچکے ہیں بلکہ مستحق ممالک کی مالی ضرورتوں کو بھی پورا کرتے ہیں۔ وہ سعودی عوام کی تعلیم و تربیت' علاج معالجے اور دیگر بنیادی اہم ضرورتوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ حکومتی سطح پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔

حال ہی میں خادم الحرمین الشریفین نے ملک کو نئے سیاسی نظام سے آراستہ کرنے کے لئے ایک مشاورتی کونسل کا اعلان جاری کیا ہے' جس کا مقصد شوریٰ کے نظام کو پائیدار بنانا ہے اور یہ ان کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ شوریٰ کے ذریعے مشاورت کا ثبوت قرآن پاک اور تاریخ اسلام سے ملتا ہے۔ اسلام میں مشاورت حکومت کا بنیادی قاعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔(شوریٰ:۳۸)"" "اور معاملات میں ان سے مشورہ کیجئے۔(آل عمران:۱۵۹)"

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ۔

"میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔"

اذان کی ابتداء اور غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں کی قسمت

تحریر۔بابو شفقت قریشی سہام

کا فیصلہ صحابہ کرامؓ کے مشورے سے کیا گیا تھا۔ بعض معاملات میں حضورؐ صحابہ کرامؓ کی رائے کو اپنی ذاتی رائے پر ترجیح دیتے تھے۔ حضورؐ کا فرمان ہے۔

"میری امت کے علماء لوگوں کو جمع کرو اور اس معاملہ کو باہمی مشورہ کے لئے پیش کرو' کسی ایک شخص کی رائے پر فیصلہ نہ کرو۔"

شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ایک انقلابی فیصلہ کرکے ایک نئے سیاسی طریقہ کار کا اعلان کیا ہے اور ملک کے قابل ترین' ذہین' اعلیٰ تعلیم یافتہ' دیانت دار اور نہایت اچھی شہرت رکھنے والے افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ شاہ فہد نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ ہم وطنوں کی آراء اور تجربات سے استفادہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ شریعت کی حدود کے اندر رہ کر اسلامی روایات کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے تاکہ حکومت کا موجودہ ڈھانچہ مضبوط تر ہو اور عوام کی نمائندگی سے بہتر نتائج مرتب ہوں۔

مجلس شوریٰ کے کل اراکین کی تعداد ساٹھ مقرر کی گئی ہے' جس میں چیئرمین اور وائس چیئرمین بھی شامل ہوں گے۔ شیخ محمد بن ابراہیم بن عثمان بن زبیر مجلس شوریٰ کے چیئرمین ہیں۔ جنہوں نے مکہ سے گریجویشن کیا۔ شرعی فیکلٹی سے انصاف کے وزیر۔ شکایات سیل کے چیئرمین اور اعلیٰ عدالتی کونسل کے چیئرمین بھی ہیں۔ مجلس شوریٰ کے وائس چیئرمین' ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے برطانیہ سے علم طبقات الارض کا پی ایچ ڈی کیا اور رابطہ عالم الاسلامی کے جنرل سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ چیئرمین اور وائس چیئرمین کے چناؤ کا اختیار خود شاہ فہد کی صوابدید پر ہے۔ مجلس شوریٰ کی مدت چار سال مقرر کی گئی ہے۔ بادشاہ یا اس کا کوئی نائب ہر سال مجلس شوریٰ کے اجلاس سے خطاب کرے گا۔ جس میں داخلی اور خارجی پالیسیوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ تمام ملکی پالیسیوں کے بارے میں مجلس شوریٰ اپنی رائے کا اظہار کرے گی۔ جو اسے کابینہ کے چیئرمین کی طرف سے بھیجی جائیں گی۔ معاشی اور سماجی ترقیاتی منصوبوں پر رائے دینے کے علاوہ قانون' قاعدے' اندرونی معاملات اور غیر ملکی معاہدوں کے بارے میں مشورے دے گی۔ سالانہ رپورٹوں پر بحث کرکے رائے دے گی جو اسے مختلف وزارتوں اور محکموں کی طرف سے بھیجی جائیں گی۔ مجلس شوریٰ کا چیئرمین شوریٰ کی کارکردگی کی نگرانی' اجلاس کی صدارت اور افتتاح کرے گا۔ کسی خاص معاملے میں ہنگامی اجلاس طلب کرنے کا بھی اسے اختیار ہوگا۔ ہر سال کونسل کی کارکردگی' کئے گئے فیصلوں اور زیر تجویز کاموں کی رپورٹ تیار کرکے پیش کرے گا۔

باقی ص ۲۵ پر

ملتان میں

پندرہ روزہ سالانہ رد قادیانیت کورس

۱۶ر شعبان تا ۳۰ر شعبان ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۹ر جنوری تا ۱۲ر فروری ۱۹۹۴ء

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت کورس پندرہ روزہ حسب سابق بڑے اہتمام سے منعقد ہو رہا ہے۔
- فارغ التحصیل علماء کرام‘ دینی مدارس کے طلباء‘ اسکولز و کالجز کے طلباء کے لئے نادر موقع۔
- کورس پڑھانے کے لئے ملک عزیز کے نامور علماء‘ مناظرین اسلام‘ اسکالرز حضرات کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔
- کورس کے شرکاء کو رہائش‘ خوراک‘ مجلس کی کتب کاسیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا (البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں)۔
- قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں اور بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں روکنے کے لئے اس کورس میں شرکت ضروری ہے۔
- سادہ کاغذ پر اپنے دستخطوں سے آج ہی داخلہ کے لئے درخواست بھجوائیں۔

شائع کردہ :- شعبہ نشر و اشاعت

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔

فون : ۴۰۹۷۸

مرزا قادیانی! منافق اعظم کہیے یا مرتدِ اعظم

مرزا قادیانی بانی جماعت قادیانیہ کی شخصیت ان کے عقائد' ان کے افکار اور ان کے کردار و تحریروں سے عیاں ہے

منافقت ایک بد ترین بیماری و گناہ ہے۔ منافق ایک ایسے شخص کو کہتے ہیں جو دوغلے پن کا شکار ہو' اس کی شخصیت کے دو رخ ہوں۔ ایک طرف تو اپنے مفادات کی خاطر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے مگر باطن وہ کافر اور اسلام کا دشمن ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک اس قسم کے دوغلے لوگ کفار کے ساتھ سازشیں کرکے ہمیشہ مسلمانوں کو طرح طرح سے نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف رہے ہیں۔ مگر چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول کی حیثیت سے ایک ابدی پیغام قرآن پاک کی شکل میں لے کر تشریف لائے ہیں' ایسا پیغام جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ باوجود امت مسلمہ کی بد اعمالیوں کے' یہ اللہ پاک کا خاص کرم ہے کہ ہر دور میں وہ ایسے لوگ پیدا فرماتا رہا ہے جو ان منافقوں کا قلع قمع کرتے رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی' بانی جماعت قادیانیہ کی شخصیت' ان کے عقائد' ان کے افکار پریشاں اور ان کا کردار' جیسا کہ ان کی تحریروں سے عیاں ہے' کچھ اسی قسم کے دوغلے پن کا شکار رہا ہے۔ ہم مرزا صاحب کی ایسی تحریریں پیش کر رہے ہیں جو مرزا صاحب موصوف کے چہرے سے اسلام کا نام نہاد نقاب اتار کر ان کا اصلی روپ آپ کے سامنے عیاں کریں۔ قادیانی حضرات سے میری التجا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے عقیدت کی اندھی پٹی اتار کر دیانتداری اور ٹھنڈے دل سے مرزا صاحب کی ان تحریروں کا مطالعہ کریں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ آیا ہم مرزا صاحب کو موجودہ زمانے کا منافق اعظم قرار دے سکتے ہیں یا نہیں؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ کون سا رخ ہے جس کو آپ صحیح تسلیم کرتے ہیں؟ مرزا صاحب کا دوغلا پن ملاحظہ فرمایئے۔

اور اس پیچ میں پھنس گئے

"اور یہ الہامات (نبوت وغیرہ کے۔ ناقل) اگر میری طرف سے اس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ ہزارہا اعتراض کرتے۔ لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کیے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ایک دفعہ ان کو قبول کر چکے تھے۔ اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس طرح پیچ میں پھنس گئے۔"

(اربعین نمبر۲' صفحہ ۲۱' مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

تحریر:۔ سید عبدالحفیظ شاہ

سبحان اللہ! ملاحظہ فرمایا آپ نے' یہ ہے قادیانی ذہنیت! مرزا صاحب کی اس تدریجی نبوت اور مسیحیت کا سارا راز اوپر دیئے گئے حوالے کی آخری لائن میں پوشیدہ ہے۔ گویا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت انہوں نے شروع میں اس قسم کے الہام و کشف کے دعوے کیے جو ظاہر بین نظروں کے لئے قابل اعتراض نہ تھے ان الہامات کے الفاظ کچھ اس قسم کے تھے کہ موم کی ناک کی طرح جدھر چاہو گھما دو اور اس طرح مرزا صاحب سادہ لوح مسلمانوں کو پیچ میں پھنساتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کی تحریروں میں اس قدر تضاد نظر آتا ہے مثلاً"۔

"مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔"

(حمامۃ البشریٰ' مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۶)

"ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(اشتہار مورخہ ۲۰ر شعبان ۱۳۱۴ھ از مرزا صاحب)

لیکن اس کے برعکس دوسری طرف مرزا صاحب کی یہ تحریر ملاحظہ فرمایئے۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(اعلان بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

نہ صرف یہ بلکہ مرزا صاحب ایک قدم اور آگے بڑھ کر فرماتے ہیں۔

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کو پوجا کرو..... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں' نہ رحمانی مذہب۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ' حصہ پنجم صفحہ ۱۸۳)

پتہ چلا کہ ایک طرف تو مرزا صاحب کا ایمان ہے کہ وحی حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو

مرزا قادیانی کے دو روپ

پہلا روپ

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے' ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔"

(اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم' صفحہ ۲۰' مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی)

دوسرا روپ

"میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے..... موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں سچا ہوں......"

(تحفتہ الندوۃ' از مرزا غلام احمد قادیانی)

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء' از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۰)

دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر دوسری طرف مرزا صاحب نبوت کے' نہ صرف یہ کہ دعویدار ہیں' بلکہ ایسے مذہب کو جس میں وحی اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہو' یعنی اسلام کو' ایک شیطانی مذہب سمجھتے ہیں۔ (کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں وحی و نبوت کا باب ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے' جس کی گواہی مرزا صاحب کی اپنی تحریریں بھی ہیں)۔

اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں یہ دروازہ بند ہو چکا اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں نبوت کا دعویٰ کر کے کوئی شخص اس کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے اور مرزا صاحب ایسے مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو پھر کیوں مرزا صاحب اور ان کی جماعت اپنے آپ کو اس مذہب میں شامل کرنے پر نہ صرف یہ کہ اصرار کرتے ہیں بلکہ اپنے علاوہ ہر ایک کو اس کے دائرہ سے خارج' جہنمی اور حرام کی اولاد تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"کنجریوں کے بچوں کے بغیر' جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ مصنف مرزا صاحب)

اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!

مرزا صاحب کے صاحبزادے' خلیفہ قادیان مرزا محمود صاحب ایک قدم اور آگے بڑھ کر فرماتے ہیں۔

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنف مرزا بشیر الدین محمود)

کسی نے خوب کہا ہے بڑے میاں تو بڑے میاں' چھوٹے میاں ان سے بھی دو ہاتھ آگے۔

کیا قادیانی حضرات بتا سکتے ہیں کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر آپ حضرات اپنا تشخص اسلام کے ساتھ برقرار رکھنا چاہتے ہیں؟ جب آپ کے مرزا صاحب کا دین اس دین سے مختلف ہے جسے عرف عام میں اسلام کہا اور سمجھا جاتا ہے تو پھر قادیانی حضرات اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں سے الگ کوئی دوسرا نام کیوں نہیں دے لیتے بالکل جس طرح بہائیوں نے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح ملت اسلامیہ سے چمٹے رہنے میں ہی ان کا مفاد وابستہ ہے۔

اپنے آپ کو مسلمان باور کرا کر ہی وہ یورپ' امریکہ اور افریقہ کے سیدھے سادے حقائق سے ناواقف مسلمانوں کو اور غیر مسلموں کو دھوکہ دے سکتے ہیں ورنہ اس طرح زبردستی مسلمانی کا نعرہ کوئی اور معنی نہیں رکھتا۔

بقیہ۔ جھوٹے نبی کے پیروکار

وہی مکہ معظمہ میں آئے گی' اور امید ہے کہ بہت جلد صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا اور تعجب کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی ریل تیار ہو جائے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳ ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالیٰ نے مرزا کے کذاب و دجال ہونے پر تصدیق ثبت کر دی۔ مرزا نے یہ پیش گوئی ۱۹۰۲ء میں کی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل و رسوا کیا' مدینہ اور مکہ کے درمیان آج تک ریل گاڑی نہیں چلی' کہاں گئی تین سال کی مدت کی قید؟ کیا ایسے جھوٹے انسان کو "نبی" کہا جا سکتا ہے؟

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت صحت مند دلکش بنانے۔ بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیرا، بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مٹانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے (جوابی لفافہ ضرور بھیجیے اپنا پتہ اردو میں خوشخط لکھیں)
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ کی ایک تقریر

نبوت کی تقسیم اور مرزا غلام قادیانی

لوگ ولی، غوث، قطب اور ابدال بنے لیکن کسی کی یہ ہمت نہ ہوئی کہ نبوت کا تصور بھی کرتا

حضرات! سیالکوٹ کی تقریر کے بعد سے آج تک آواز مجروح ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ تک اپنی آواز پہنچا سکوں۔ اگر آپ حضرات خاموشی کے ساتھ سنتے رہے تو مجھے خدا کے فضل سے توقع ہے کہ میں آپ تک اپنی آواز کے پہنچانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

جناب صدر میں تو پنجاب میں اس لئے آیا تھا کہ سیالکوٹ میں جو کچھ دیکھ چکا ہوں اس سے لوگوں کو مطلع کروں اور پنجاب کے مسلمانوں سے کہہ دوں کہ قومیں روز روز زندہ نہیں ہوا کرتیں۔ یہ وقت ہے اگر پنجاب کے مسلمان منظم ہو سکتے ہیں تو اس سے بہتر وقت نہیں آئے گا نہ معلوم کل کیا ہونے والا ہے۔ میں تو مباہلہ کانفرنس میں بھی اسی ایک خیال کو لے کر حاضر ہوا تھا لیکن یہاں آکر کچھ رنگ ہی اور دیکھا یہاں بقول مولانا ثناء اللہ صاحب کاسہ (بڑا پیالہ) میں نبوت تقسیم ہو رہی ہے اور وہ نبوت بھی کس کو دی جا رہی ہے، مرزا غلام احمد کو۔ بھلا صاحب ہماری یہاں کیسے گزر ہو سکتی ہے۔ ہم کیا جانیں کہ نبوت بھی کسی کو دی جا سکتی ہے اور وہ بھی جناب ختم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد؟

یہاں تو عقیدہ یہ ہے۔

نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

یا ایک اور فارسی کے شاعر نے کہا ہے۔

پارہ ہائے دل صد پارہ بہم مے سازم
چوں شنیدم کہ سگ کوئے تو مہماں شدنی

ہمیں تو یہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ ہم جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے کتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کی گلی کے کتے بھی ہم سے اچھے ہیں۔ وہ قریب ہیں ہم بعید ہیں۔

دہلی کی مثل

حضرات! دہلی والے کہتے ہیں کہ دور کا بیٹا، بیٹی اور پاس کا کتا بھی برابر نہیں ہوتا۔ قرب قرب ہی ہے اور دوری دوری ہی ہے۔ مدینہ منورہ کی گلیوں کے کتوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مدینہ کے کتے ہیں اور ہم اس شرف قرب سے محروم ہیں۔ دہلی کے ایک بزرگ مولانا سپہدار خاں صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں ایک قبر پر لکھا ہوا دیکھا تھا یہ قبر مسجد نبویؐ کے احاطہ کے باہر ہے۔ لیکن گنبد خضرا میں آرام کرنے والوں کے بائیں جانب کی جو دیوار ہے اس کے نیچے ہی یہ قبر تھی۔ اس قبر کے سرہانے ایک پتھر پر لکھا ہوا تھا۔ ثلثة رابعهم كلبهم یہ ٹکڑا سورہ کہف کا ہے۔ اللہ بخشے مولانا سپہدار خاں صاحب کا وعظ سنا ہے۔ یہ بزرگ مولانا قطب الدین خاں صاحب دہلوی کے شاگرد تھے۔ ان کو وفات پائے بھی تیس سال سے زیادہ گزرے، یہ کہا کرتے تھے۔ اس قبر کو دیکھ کر تمنا ہوئی تھی کہ میں یہاں مدفون ہوتا اور واقعہ بھی یہی ہے۔ آیت کیا اچھے موقع پر استعمال ہوئی ہے۔

بھائیو! یہاں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا کتا بننے کی تمنا ہے۔ اگر سرکار اپنا کتا فرما دیں تو ہمارے نزدیک دونوں جہاں کی نعمتوں سے بہتر ہے۔ لیکن ایک غلام احمد کا دل گردہ ہے کہ وہ نبی بننا چاہتا ہے۔

شیطان اور فرعون کا قصہ

میں نے قصص کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ ایک دفعہ شیطان نے فرعون سے ملاقات کر کے کہا کہ تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں تو ہزاروں برس سے بندہ بننے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن حضرت حق مجھ کو اپنا بندہ کہنے کو تیار نہیں۔ بھلا تیرے اس دعوے کو کیسے قبول فرما سکتے ہیں۔ فرعون اس پر کچھ شرمندہ ہوا اور چاہتا تھا کہ اپنے دعویٰ کو واپس لے لے۔ لیکن شیطان نے پھر یہ کہہ کر جما دیا کہ اب جو کچھ ہو گیا وہ ہو گیا۔ اب اپنے دعوے سے رجوع کرنا اور زیادہ بے عزتی کی بات ہو گی۔ ہم اپنے کو کتا کہلوانے کی کوشش کر رہے ہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ دربار رسالت سے سگ درگاہ کا لقب بھی ملتا ہے یا نہیں؟ لیکن غلام احمد اپنے کو نبی کہلوانا چاہتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر رہا ہے۔

نبوت کا دعویٰ خاتم المرسلین کی توہین

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ دنیا ابتدائے آفرینش سے ارتقائی منازل طے کر رہی ہے۔ جس طرح مادی ترقی ہو رہی ہے، اسی طرح روحانی ہدایت بھی پوری قوت کے ساتھ رہنمائی کر رہی ہے۔ اس آخری دور میں مادیت اپنی انتہائی منزل پر پہنچنے والی تھی۔ اسی لئے آخر زمانہ میں اس پیغمبر کو بھیجا گیا جو تمام روحانی قوتوں کا مالک تھا۔ سب سے آخر میں سب سے بڑا طبیب آیا کرتا ہے۔ کسی عمارت کی اصلاح کے لئے سب سے آخر میں سب سے بڑا انجینئر آیا کرتا ہے۔ برادری میں کوئی روٹھ جائے تو سب سے بڑے کو آخر میں منانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر میں بھیج کر یہی ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اب ان سے بڑا کوئی نہیں۔ ان کے بعد یا شفا ہے یا موت۔ تعمیر کی تکمیل ہے یا بربادی۔ ان کے بعد روٹھے ہوؤں کو من جانا ہے یا ہمیشہ کے لئے برادری سے خارج ہو جانا۔ ان کی شخصیت ابراہیم اور سلیمان جیسی نہیں ہے۔ یہ تو آخری پیام ہیں جو قبول کرتا ہے، قبول کرے ورنہ جہنم کا راستہ اختیار کرے۔ ان کے بعد کسی حیثیت سے بھی نبی کا آنا ان کی کھلی ہوئی توہین ہے۔

غلام احمد نے اسلام کی بنیادیں ہلا دیں

حضرات! مرزا صاحب علیہ ماعلیہ نے ایسا اقدام کیا ہے جس سے اسلام کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ لوگ ولی بنے 'غوث بنے' قطب اور ابدال بنے لیکن آج تک کسی کی یہ ہمت نہ ہوئی کہ نبوت کا تصور بھی کرتا۔ ختم نبوت پر اتنے صریح اور واضح دلائل موجود تھے کہ کسی کذاب سے کذاب کی یہ جرات نہ ہوئی کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ادعا کرتا مگر غلام احمد اور اس کے سعادت مند برخوردار کی حیرت انگیز جرات ملاحظہ کیجئے کہ ان کو لفظ نبی اور رسول کا استعمال کرتے ہوئے ذرا سی شرم بھی محسوس نہیں ہوتی۔ تمام اصطلاحیں وہی استعمال کر رہے ہیں جو حضور کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ میں بولی جاتی تھیں۔ مثلاً "صحابی' عشرہ مبشرہ' مدینۃ المسیح وغیرہ وغیرہ۔

چوٹی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ

اور تو اور وہ مرزا صاحب کی بیوی کا قصہ سنئے۔ مرزا صاحب کو دہلی کی لڑکی بیاہی ہوئی تھی۔ یہ لڑکی خواجہ میر درد کے گھرانے کی ہے اور میرے محلے کی ہے۔ اب تک میرے مکان کے قریب بارہ دری میر درد کے نام سے گلی مشہور ہے۔ یہ لڑکی بارہ دری کی تھی جو ایک دفعہ اپنے میکے گئی اور جہاں تک مجھے یاد ہے مرزا صاحب کے مرنے کے بعد کا واقعہ ہے۔ جب بیگم صاحب دہلی گئیں تو پاس پڑوس کی عورتیں ملنے آئیں۔ کسی نے کہا کہو بوا اچھی ہو۔ مرزا صاحب کیا بیمار ہوئے تھے۔ تمہاری سوکن کا کیا حال ہے۔ کسی نے بیگم کہا کسی نے نام لیا۔ کسی نے مرزا کی دلہن کہا۔ جب یہ عورتیں ان کو خطاب کر رہی تھیں تو ایک دفعہ ہی بیگم صاحبہ بولیں مجھے ام المومنین کہو۔ اگر ام المومنین نہ کہو گی تو گنہگار ہوگی۔ اول اول تو دہلی کی عورتیں سمجھی نہیں کہ ام المومنین کیا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ کوئی پنجابی بولی ہے؟ کسی نے کہا کیا قادیان میں دلہنوں کو ام المومنین کہا کرتے ہیں۔ جب عورتوں نے زیادہ اصرار کیا کہ اچھی یہ ام المومنین کیا ہے تو مرزا صاحب کی اہلیہ محترمہ اس کی تشریح کرنے بیٹھیں کہ بوا یہ نبی کی بیوی کا لقب ہوتا ہے۔ جیسے وہ اللہ کے نبی تھے تو میں ان کے نکاح میں گئی تو میں ام المومنین ہوئی۔ عورتیں پھر بھی نہ سمجھیں کہ کون نبی؟ کیا نبی؟ آخر مزید گفت و شنید کے بعد عورتوں کی سمجھ میں آیا کہ یہ اپنے خاوند کو اللہ کا رسول کہتی ہے۔ اور خاتم النبیین کے بعد کسی نئے نبی کا نام لیتی ہے اور اپنے کو ازواج مطہرات میں سے شمار کرتی ہے۔ پھر تو عورتوں نے ان بیگم صاحبہ کو ایسے آڑے ہاتھوں لیا کہ خدا کی پناہ' سینکڑوں گالیاں تو انہوں نے مرزا صاحب کو سنائیں۔ اور ان سے کہا بوا! یہ باتیں جا کر قادیان میں کرنا۔ بارہ دری میں اس قسم کا کفر بکا تو چوٹی کا ایک ایک بال الگ کر دیا جائے گا۔

بھائیو! خلیفہ اول و دوئم کی اصلاح سے تو زیادہ تعجب انگیز یہ چیز ہے کہ مرزا کی عورتیں اپنے کو ام المومنین کہلاتی ہیں۔

تیر بر معصوم بے بارو خبیث بد گہر
آسماں رائے سزد گرسنگ بارد بر زمین

اس بدقسمت گروہ نے نبوت کو کس قدر ذلیل کیا ہے اور کیسا غلط دروازہ کھولا ہے کہ جس کا انسداد قیامت تک ملت اسلامیہ کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ گویا معاذ اللہ نبوت بھی ایسی چیز ہے جس کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔

سیاسی نقصان

خیر حضرات! میں نے عرض کیا تھا کہ میں تو اس بغوات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی ہے۔ اگر آپ اس گروہ کو فنا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے اسباب پیدا کیجئے۔ اچھے ہوشیار مبلغین کی خدمات حاصل کیجئے۔ پورے طور پر پروپیگنڈہ کیجئے۔ خدا کی امداد آپ کے ساتھ ہوگی۔ باطل کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ مرزا کی موت اور وہ بھی مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں ایک عبرت انگیز چیز ہے جس نے باطل کے قلعہ کو تو مسمار کر دیا ہے اب جو کچھ رہ گیا ہے وہ غلط بنیادوں پر پکی عمارت ہے۔ اب دلائل کا جہاں تک تعلق ہے مرزا کی مرزائی ختم ہو چکی ہے۔ اب تو جو کچھ ہو رہا ہے وہ گورنمنٹ کے سہارے ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے عہدے ان کو گورنمنٹ دے رہی ہے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے اثر سے قادیانی بنا رہی ہے۔ خود دہلی میں ایسے بکثرت واقعات ہیں کہ لوگوں نے محض اپنے اغراض کے لئے قادیانیت کو قبول کیا ہے۔ قادیانی بن کر مقدمات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ قادیانی بن کر ملازمت حاصل کی ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن یہ دیرپا نہیں ہے۔

حضرات! جس طرح یہ فرقہ مذہبی حیثیت سے مسلمانوں کا دشمن ہے اسی طرح سیاسی حیثیت سے بھی اس کا وجود سخت نقصان دہ ہے۔ انگریزوں کے وفادار اور بھی بہت ہیں۔ ہندوستان میں غداران وطن اور حکومت کے خوشامدیوں کی کچھ کمی نہیں ہے۔ ایک سے ایک ملت فروش پڑا ہوا ہے۔ لیکن آج تک بیعت کی شرط کسی نے نہیں لگائی کہ حکومت کی وفاداری میری بیعت کی شرط ہے۔ کسی نے آج تک الماریاں کی الماریاں ایسی تصنیف سے نہیں بھریں جس میں حکومت کی وفاداری کا درس دیا گیا ہو۔ ان ظالموں نے تو گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ اپنے مطلب کے لئے سب وفاداری کرتے ہیں لیکن ان کے نزدیک تو مسیح موعود پر ایمان لانے کی شرط ہی یہ ہے کہ گورنمنٹ کی وفاداری کا اعتراف و اقرار کرو۔ یہ تو ایمان کے پردے میں اینگلو انڈین بناتے ہیں۔ انگریز کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔ احمدیہ انگریز کے جاں نثار ہیں۔

آج یہ کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی میں اٹھے ہیں۔ ان کو مسلمانوں کی ہمدردی سے دور کا واسطہ بھی نہ ہے۔ یہ مسلمانوں کو مسلمان تو سمجھتے ہی نہیں یہ کیونکر سے ہمدردی کیا کریں گے؟ میں نے تو سیالکوٹ میں عرض کیا تھا کہ ان انگریزی نبوت پر ایمان لانے والوں دریافت کرو کہ مظلومین پشاور کے متعلق جناب کی رائے ہے۔ اس وقت مرزا محمود خلیفہ ثانی کہاں تشریف لے تھے۔ یہ برطانوی نبی کے برطانوی خلیفہ اور انگ روحانیت کے تاجدار پشاور کی گولیوں کے وقت کیا ملکوت میں تشریف فرما تھے۔

کشمیری مظالم

حضرات! اس سے انکار نہیں کہ کشمیری مسلمانو انتہائی مظالم ہوئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اب دنیا انقلاب ہو رہا ہے۔ آج کسی قوم کو دوسری قوم پر حکو کرنے کا حق نہیں ہے۔ طرز حکومت بدل رہا ہے۔ محض آزادی کا خواہش مند ہے۔ یہ میں نہیں کہتا جذبہ غلط ہے یا صحیح۔ بہرحال دنیا کی تمام قوموں میں یہ موجود ہے۔ آج تو وہ زمانہ ہے کہ عرب کے مسلمان مص کمال کی سیادت قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ حالا مصطفیٰ کمال کے باپ دادا نے صدہا برس حرمین کی جارو کشی کی ہے۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ آزادی کا جانوروں تک میں موجود ہے۔ آپ ایک جانور کو پنجر میں بند کر کے دیکھ لیجئے۔ چونچیں مار مار کر اپنے سر کو کر لے گا۔ جب یہ آزادی کا جذبہ جانوروں میں کار فرما تو پھر انسان کا کیا کہنا ہے۔ میں کشمیری مسلمانوں کے جذبے کی قدر کرتا ہوں کہ وہ ڈوگرہ شاہی کی حکومت کرنے کو آمادہ نہیں ہیں۔ اگر ہمیں اس جذبے سے ا نہ ہوتا تو آج احرار اسلام کے ارکان کیوں کشمیری مسلمانوں کی حمایت کرتے اور کیوں بڑی سے بڑی ق کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

مجلس احرار اسلام پنجاب

معزز دوستو! آپ کی مجلس نے اس وقت جو خد انجام دی ہیں ان کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اگر ا درمیان میں نہ پہنچ جاتے تو قادیانی پارٹی نے ریاست کشمیر سلطانہ کشمیر کو کبھی کا ختم کر دیا ہوتا۔ قادیانی جماعت نا مسلمانوں کی صحیح خدمت کرنا نہیں بلکہ ان کا مطلب صرف یہ ہے کہ کشمیر پر انگریزوں کا قبضہ کرا دیں اور کے مسلمانوں کو انگریزی نبی کا حلقہ بگوش بنا دیں تاکہ ہندوستان میں ایک قادیانی ریاست قائم ہو سکے لیکن ا کا منشا یہ ہے کہ مسلمانوں کو مسلمان رکھا جائے اور مہاراجہ کشمیر کی مطلق العنانی اور اندھیر گردی سے دلا دی جائے اور یہ جب ہو سکتا ہے کہ اس موقع پر کے جھنڈے کے نیچے سب کو جمع کر لیا جائے۔ میں کہتا

کہ وقت نازک آرہا ہے۔ ہندوستان کے ذرے ذرے اور کونے کونے سے انقلاب کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ اگر پنجاب کا مسلمان زندہ ہوا ہے تو اس کی زندگی سے فائدہ اٹھالو۔

جہلم میں سرفروشوں کا اجتماع

مسلمان جب اٹھتا ہے تو سرفروشی کرتا ہوا اٹھتا ہے۔ مجلس احرار نے سرفروشی کرکے ہزاروں سرفروشوں کی تعداد پیدا کردی ہے۔ کشمیر کے مہاراجہ سمجھے تھے کہ کسی بے گناہ کے خون سے کھیلنا آسان ہے۔ وہ مرزا محمود کی طاقت کو جانتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ بہت سے بہت یہ ہوگا کہ خلیفہ قادیان کوئی پیشن گوئی کردیں گے یا اپنے باوا کا کوئی الہام شائع کردیں گے جیسے روس اور افغانستان کے انقلاب پر ان کا طرز عمل رہا ہے لیکن ان کو یہ خبر نہ تھی کہ کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کا خون پنجاب کے گلی کوچوں میں ہزاروں سرفروش پیدا کردے گا۔ یتیموں کی آہیں اور بیواؤں کی صدائیں پنجاب کے ہر شہر اور قصبے میں آفت اٹھادیں گی۔

من قاش فروشے دل صدپارہ خویشم

جہلم کے سرفروشوں نے مجھے بھی دعوتی خط بھیجا ہے۔ پنجاب کے پچاس ہزار سرفروش جمع ہو رہے ہیں۔ بھائیو! میں تو اس دعوت نامہ کو پڑھ کر گھبرا گیا۔ میں نے ان کو لکھا کہ میں جہلم نہیں آسکتا۔ وہاں تو وہی شخص آسکتا ہے جو سرفروش ہو' میں تو دل فروش ہوں۔ اگر کوئی دل فروشوں کا اجتماع ہو تو فقیر کو بھی یاد کرلینا۔

صاحبو! خدا کا شکر ہے کہ برسوں کے بعد سرفروشی کا لفظ تو سننے میں آیا اگرچہ قبل از وقت ہے۔ زندگی اور حیات کے شوق میں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ پھر کچھ دنوں کے لئے دھکیل دیئے جاؤ۔ عدم تشدد پر قائم رہتے ہوئے ہر قدم اٹھانا چاہئے۔ آہستہ چلنا اس تیز گامی سے بدرجہا بہتر ہے جس میں آدمی لنگڑا ہو کر بیکار ہوجائے۔ میں مجلس احرار کے ارکان سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو منظم کیجئے لیکن کسی دہکتی ہوئی آگ میں نہ کود پڑیئے' کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کے خون کا یہ کچھ کم فائدہ نہیں ہے کہ پنجاب کا مسلمان منظم ہوجائے۔

کشمیری مسلمانوں کے مطالبات

معزز حاضرین! مجلس احرار کے معزز ارکان کی سرفروشیوں کا خلاصہ ہے کہ آج کشمیری مسلمانوں کے مطالبات حکومت کشمیر کے روبرو پیش ہیں۔ آپ کے نزدیک مطالبات بہت نرم ہیں مگر میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت کشمیر منظور کرلے تو بہت ہیں اور اگر نہ مانے تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ وفد احرار کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں' ان سے میں غافل نہیں ہوں۔ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی دفعہ ۱۴۴ اس سازش کا ایک ادنیٰ کرشمہ اور مرزا محمود کی زندہ کرامت ہے کیوں نہ ہو آخر ایک نبی کا بیٹا ہے' خواہ جھوٹے ہی نبی کا سہی۔ لیکن جس کے باپ کی بددعا سے سینکڑوں انسان موت کے گھاٹ اتر چکے ہوں۔ حتیٰ کہ خود بھی اپنی بددعا سے مرا ہو' کیا اس کے بیٹے میں اتنی بھی کرامت نہ ہوگی کہ ایک سید پر اس کی بددعا سے دو مقدمے ۱۴۴ کے چل جائیں اور کیا اس کی بددعا میں اتنا بھی اثر نہ ہوگا کہ وفد احرار کو کشمیر سے رخصت کردیا جائے اور معاملہ گورنمنٹی وفد سے کیا جائے۔

دکھ بھریں بی فاختہ' کوے انڈے کھائیں

پٹے جائیں احراری' نیزے کھائیں احراری' ڈوگروں کی ٹھوکریں کھائیں احراری۔ غرض ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کرنے کے لئے تو احراری لیکن مصالحت و مفاہمت کے ذمہ دار قادیانی' گورنمنٹ کی ہمدردی کے مستحق قادیانی' ملازمت اور وزارت کے حق دار قادیانی۔

حضرات! یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس پر بھی احراریوں کو تعجب نہ ہونا چاہئے' شیر کا پس خوردہ ہمیشہ گیدڑ اور لومڑیاں ہی کھایا کرتی ہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر کو حقوق مل جائیں' ان کے مطالبات پورے ہوجائیں' ان کو ذمہ دار اسمبلی مل جائے۔ اس سلسلے میں اگر مرزا محمود اور ان کی حامی گورنمنٹ کا بھی کچھ مقصد پورا ہوتا ہو تو ہوجائے ہم کیا کریں۔ اس کی ذمہ داری

باقی ص ۲۵ پر

جھوٹے نبی کے پیروکار سچ کے علمبردار کیسے ہوسکتے ہیں؟

تحریر: ملک مختار احمد ایڈووکیٹ' چنیوٹ

جب سے قادیانیوں کو پاکستان میں ان کے کافرانہ عقائد و نظریات کے پیش نظر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے' ان کے ذہنوں میں وحشت کی لکیریں گہری ہوتی چلی جارہی ہیں' وہ اکابرین زعماء ملت اسلامیہ کے خلاف غلیظ اور معاندانہ پروپیگنڈہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ پاکستان میں تو ان کی حقیقت آشکار ہو چکی ہے' لوگ ان سے متنفر ہو چکے ہیں اور ان کے دام تزویر میں پھنسنے کو اب قطعاً" تیار نہیں ہیں' لیکن بیرون پاکستان بالخصوص ایسے ممالک میں جہاں ان کے مربی موجود ہیں اور جہاں اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں زوروں پر ہیں' یہ لوگ سرمایہ کے بل بوتے پر مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا کاروبار چمکانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کررہے۔ جھوٹی نبوت کے پرچار میں جھوٹ کا سہارا لینا' ان کے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر ایک عام مرزائی تک سب کا پرانا وطیرہ رہا ہے۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے بیسیوں جھوٹ بولے تو ایک عام قادیانی سے سچ کی توقع ہی عبث ہے۔ غیر ممالک میں مرزائی پریس مبنی بردروغ لٹریچر کے انبار لگا رہے ہیں' اور وہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے کی ناپاک سازش میں مصروف ہیں۔ کینیڈا سے شائع ہونے والا مرزائیوں کا سہ ماہی مجلہ "النداء" ان کے دیگر رسائل کی طرح مرزائیت کی تبلیغ میں جھوٹ پر مبنی واقعات اور تبصرے شائع کرکے اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت دے رہا ہے۔ حال ہی میں مذکورہ مجلہ میں ایک مرزائی ناصر احمد وینس کا مضمون "آئینہ کیوں نہ لاکے تیرے روبرو کریں؟" شائع ہوا ہے جس میں سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی پر بہتان و افترا پردازی کی گئی ہے۔ اس میں "جنگ لندن" کے حوالے سے ۲۱ ستمبر ۱۹۸۸ء کے اخبار میں شائع ہونے والی ایک خبر "اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو زندہ رہوں گا' قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔" پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا طاہر کا لندن میں خطبہ جمعہ نقل کیا۔

"انشاء اللہ ستمبر ۱۹۸۹ء آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک اس کو ایسا نہیں دکھائی دے گا' جس میں مرزائیت مرگئی ہو۔"

مولف نے اس مضمون میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی' حقیقت یہ ہے کہ مرزا طاہر کی دعوت مباہلہ پر مرزائیوں نے یہ پروپیگنڈہ شروع کردیا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی ایک سال کے اندر فوت ہوجائے گا' جس پر مولانا نے اکتوبر ۱۹۸۸ء میں ربوہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ایک سال کے اندر میری وفات کی بات مرزا طاہر کرے تو اس کی پیشگوئی اسی طرح جھوٹی نکلے گی جس طرح اس کا دادا مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کی پیش گوئیاں جھوٹ ثابت ہوتی رہی ہیں۔"

جہاں تک احمدیت کے اسسال تک خاتمہ والی بات ہے تو اس میں نامہ نگار جنگ کو غلط فہمی ہوئی' جس پر باقاعدہ ادارہ جنگ نے مولانا منظور احمد چنیوٹی سے معذرت چاہی۔ مولانا نے یہ کہا تھا کہ "مرزائی پندرھویں صدی کو اپنی فتح کی صدی کہہ رہے ہیں' لیکن یہ صدی انشاء اللہ مرزائیت کے خاتمہ کی صدی ہوگی۔"

اب اندازہ کریں کہ مرزائی مولانا چنیوٹی کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کرکے اپنی صداقت ثابت کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔ اگر بفرض محال مولانا کی کوئی پیشگوئی غلط بھی نکلے تو اس سے مرزائیت کی صداقت تو ثابت نہیں ہوتی۔

مرزائیوں کے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی بیسیوں پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں' پھر بھی مرزائی ایسے شخص کو نبی مانتے ہیں اور ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔

مشتے از خروارے کے مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کی چند پیش گوئیاں درج کی جارہی ہیں تاکہ قارئین کو یہ سمجھنے میں آسانی ہو کہ دجل و فریب کا پیکر مرزا غلام احمد کس طرح ارتداد پھیلانے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر جھوٹی پیشگوئیاں کرتا رہا اور جب پیش گوئیوں کے جھوٹ کا برملا اظہار ہوتا تو بجائے تائب ہونے کے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتا اور ان کی جھوٹ موٹ تاویل کرکے پڑھنے سننے والوں کو حیران کردیتا۔

مرزا غلام احمد نے ایک عیسائی پادری عبداللہ آتھم سے پندرہ دن برابر مناظرہ کیا بالآخر مرزا شکست کھا گیا۔ اپنی اس ذلت اور ندامت کو چھپانے کے لئے اس نے عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیش گوئی کردی کہ جتنے دن مناظرہ ہوتا رہا اتنے ماہ کے اندر اندر وہ ہلاک ہوگا' اگر ہلاک نہ ہوا تو جھوٹا ہوں گا۔ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک ہلاک نہ ہوا تو عیسائیوں نے مرزا کے کذاب ثابت ہونے پر جشن منایا۔ انہوں نے عبداللہ آتھم کو ہاتھی پر سوار کرکے بٹالہ میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا پتلا بنا کر اس کا منہ کالا کرکے' اس کے گلے میں رسہ ڈال کر اس کو پھانسی دی' پھر جلا کر دفن کیا۔ اس پیش گوئی کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے' وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے اور روسیاہ کیا جائے' میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے' مجھ کو پھانسی دی جائے' ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا' ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں' پر اس کی باتیں نہ ٹلیں' اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو' اور تمام شیطانوں' بدکاروں اور لعینوں سے مجھے زیادہ لعنتی قرار دو۔"

(جنگ مقدس صفحہ۱۸۸ تا ۱۹۰)

اب بتلایئے جناب والا! کہ مرزا کی پیش گوئی سو فیصد غلط نکلی' عبداللہ آتھم زندہ رہ کر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت مرزائیہ کے سینے پر مونگ دلتا رہا۔ اب اس کے اپنے قول کے مطابق اس کو یا اس کی امت کو سولی پر چڑھایا جائے یا بقول اس کے اس کو تمام شیطانوں' بدکاروں اور لعینوں سے زیادہ لعنتی قرار دیا جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی موت کے متعلق پیش گوئی ملاحظہ فرمایئے۔

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۵۵۔ تذکرہ صفحہ ۵۹۱۔ جدید صفحہ ۳۹۵ قدیم نسخہ)

اللہ تعالیٰ نے اس کذاب کو ایسے مقدس و متبرک مقامات پر موت تو کیا دینا تھی' اس کو تو ان کی زیارت بھی نصیب نہ کی۔ مرزا لاہور میں ہیضہ کے مرض میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوا۔

اب مرزا غلام احمد کی اپنی مدت حیات کے بارے میں پیش گوئی ملاحظہ فرمایئے۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیشگوئیوں میں سے صرف اس زمانہ کے لوگ فائدہ نہ اٹھائیں' بلکہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک عظیم نشان ہوں' جیسا کہ براہین احمدیہ کی یہ پیشگوئی کہ میں تجھے اسی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔"

(تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۲۰)

"خدا تعالیٰ نے مجھے صریح الفاظ میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس سے پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ہوگی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم)

اب مرزا کے تصریحی الفاظ ملاحظہ کیجئے کہ۔

"تیری عمر اسی برس اور یا یہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

کیا ایسے الفاظ کو صریح الفاظ کہا جاتا ہے اور بقول مرزا یہ صراحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اتنی خام بات تو کوئی عام آدمی بھی نہیں کرتا' چہ جائیکہ ایسا انسان جو مرزائیوں کے نزدیک نبی ہے کرے تو کیا ایسے شخص کو نبی ماننے والوں کی عقل پر ماتم نہیں کیا جانا چاہئے۔ مزید برآں یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کا انتقال ۶۸/۶۹ برس کی عمر میں ہوا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک اور پیش گوئی ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا نے جب یہ دیکھا کہ بلاد اسلامیہ کے اندر ریل گاڑی متعارف ہو چکی ہے اور عموماً "لوگ اب ریل گاڑی پر سفر کرنے لگے ہیں' بلکہ دمشق سے لے کر مدینہ منورہ تک ریل گاڑی چل چکی تھی' تو مرزا نے سوچا کہ اب ریل گاڑی مدینہ طیبہ تک تو پہنچ چکی ہے۔ ظاہر ہے کہ جلد ہی مکہ مکرمہ تک بھی پہنچ جائے گی تو اسی قیاس آرائی کے بل بوتے پر پیش گوئی کر دی کہ میری صداقت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ عنقریب ہی بلکہ تین سال کے اندر ریل گاڑی مدینہ سے مکہ تک بھی چل جائے گی۔ مرزا کی اپنی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ مرزا قرآن پاک کی آیت **و اذا العشار عطلت** کی تشریح کے ذیل میں لکھتا ہے۔

"اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں تقریباً "سو(۱۰۰) برس سے عمل میں آرہا ہے' لیکن یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہوجائے گی' کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی'

باقی ص ۲۰ پر

بقیہ۔ نبوت کی تقسیم

حکومت کشمیر پر اور ہندو اخبارات ہی پر عائد ہوتی ہے۔ ازاری اس کے ذمہ دار نہیں ہیں' اگر مہاراجہ اس معاملے کو طول نہ دیتے تو یہ نوبت کیوں آتی۔ اگر ابتداء ہی میں مسلم رعایا کو خوش کر دیتے یا پنجاب کے ہندو اخبارات کو غلط امیدیں نہ دلاتے یا ایک اور بزرگ کی آرزو پوری کر دیتے تو شاید یہاں تک نوبت نہ پہنچتی۔ بہرحال اب مطالبات پیش ہو چکے ہیں اور دیکھنا ہے کہ مہاراجہ کا حسن تدبر کہاں تک ان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

کانگریس کے مخالف اور کشمیر کے حامی

حضرات! اس سلسلے میں مجھے ایک دلچسپ سوال بھی کرنا ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ کشمیر میں جو جھگڑا ہو رہا ہے وہ حقوق کا ہے۔ وہاں کی رعایا اپنی حکومت سے حقوق طلب کر رہی ہے۔ وہاں کوئی فرقہ وارانہ جھگڑا نہیں ہے۔ اس حقوق طلبی کا احساس خواہ باہر کے لوگوں نے پیدا کیا ہو یا خود وہاں کی مظلوم رعایا کے قلوب میں روز روز کے مظالم سے تنگ آکر بیدار ہوا ہو۔ بہرحال جھگڑا حقوق کا ہے۔ حکومت ڈوگروں کی ہے اور رعایا کی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ بالکل کشمیر کے مسلمانوں کی وہی پوزیشن ہے جو برطانوی حکومت میں انڈین نیشنل کانگریس کی ہے۔ کانگریس بھی انگریزوں سے ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کرتی ہے' انگریز حکومت پس و پیش کرتی ہے۔ کانگریس سول نافرمانی کرتی ہے' حکومت گرفتار کرتی ہے' لاٹھیاں مارتی ہے' پشاور میں سینکڑوں بے گناہوں کو گولی کا نشانہ بنا دیتی ہے' عورتوں کا جلوس نکلتا ہے تو پولیس گرفتار کرتی ہے' دو چار واقعات لاٹھی چارج کے بھی ہوئے ہیں جن میں عورتوں کو تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن یہی لوگ جو آج کشمیری مسلمانوں کی حمایت کر رہے ہیں کانگریس کی مخالفت کرتے ہیں' عورتوں کا مذاق اڑاتے ہیں' پولیس کی امداد کرتے ہیں' ہڑتال ہوتی ہے تو یہ لوگ دوکانیں کھولے بیٹھے رہتے ہیں' جن لوگوں نے ہندو عورتوں کا مذاق اڑایا میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان مسلم خواتین کے متعلق جناب کا فتویٰ کیا ہے جو کشمیر میں جلوس بنا کر نکلیں' جو لوگ باوجود اس ظلم و ستم کے حکومت کشمیر کی حمایت کر رہے ہیں' ان کے متعلق تو آپ کی رائے ظاہر ہے' لیکن جو لوگ گول میز کانفرنس میں جا کر حکومت کی حمایت کر رہے ہیں ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف مسلمانان کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے اور دوسری طرف اپنی آزادی کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔

حضرات! مجھے تو ان لوگوں پر سخت حیرت ہے' میں آپ ہی سے دریافت کرتا ہوں کہ آخر ان حضرات کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے اور ان کی دیانت کا کس طرح یقین کیا جائے جو آج کشمیر کے معاملے میں تو پیش پیش ہیں لیکن کانگریس کے معاملہ میں کل گالیاں دے رہے تھے۔ اگر کشمیر کی رعایا کو یہ فطری حق ہے کہ وہ ایک مستبد حکومت سے آزادی حاصل کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہندوستان کی تحریک آزادی کی موافقت نہ کی جائے اور اس میں کوئی حصہ نہ لیا جائے۔ بہرحال میں خوش ہوں کہ آزادی کے دشمنوں کو آزادی کا خیال تو آیا جو آج کشمیر کے لئے آزادی طلب کر رہے ہیں۔ شاید کل ہندوستان کی حمایت میں بھی آواز بلند کریں۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

(ماخوذ از۔ تقاریر مولانا احمد سعید دہلوی)

بقیہ۔ مجلس شوریٰ کا قیام

وائس چیئرمین' چیئرمین کی موجودگی میں اس کی معاونت اور اس کی عدم موجودگی میں چیئرمین کے فرائض سرانجام دے گا۔ اگر کسی وقت دونوں موجود نہیں ہوں گے تو بادشاہ کسی رکن کو چیئرمین نامزد کرے گا۔ اراکین مجلس شوریٰ کا چناؤ بڑی احتیاط اور سوچ سمجھ کے بعد کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں اسلامی قوانین' سائنسی علوم' یونیورسٹی' زراعت' پانی' تیل' کفایت شعاری' معلومات عامہ' تعلیم' فوج' ٹرانسپورٹ اور ذرائع آمدورفت کے معاملات میں اعلیٰ تجربہ رکھنے والے اراکین شامل ہیں' جو نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی یونیورسٹیوں سے ان شعبوں میں ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔ مجلس شوریٰ کی اہم خصوصیت یہ ہوگی کہ تمام فیصلے قرآن و سنت کی روشنی میں افہام و تفہیم سے برادرانہ ماحول میں کئے جائیں گے۔ ہر رکن کے لئے سعودی شہری ہونا' نیک' اچھا کردار کا حامل ہونا ضروری شرط ہے اور کوئی رکن بھی ۳۰ سال سے کم عمر کا نہیں ہوگا۔ شاہ فہد بن عبدالعزیز نئی تشکیل شدہ مشاورتی کونسل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے بے حد خواہشمند ہیں اور انہوں نے سعودی مملکت کو جو پہلے ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہے زیادہ سے زیادہ خوشحال فلاحی مملکت بنانے کا پختہ عزم کر رکھا ہے۔ وہ پہلے بھی کئی بار اعلان کر چکے ہیں کہ جو نمایاں ترقی نظر آتی ہے وہ اسلامی تعلیمات اور قوانین پر عملدرآمد کی وجہ سے ہے۔ بلاشبہ شاہ فہد بن عبدالعزیز نے عظیم منصوبوں بشمول حرمین شریفین کی توسیع و ترقی کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ نہ صرف عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوشاں ہیں بلکہ سعودی عوام کو ترقی' خوشحالی' امن و سکون کے ذرائع مہیا کر کے امن و استحکام کو تقویت بھی دی ہے اور اس پر آشوب دور میں اسلامی اقدار کو سربلند کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مشاورتی کونسل کا قیام ان کے عظیم کارناموں میں ایک بہترین اضافہ ہے۔

بقیہ۔ درس عبرت

موٹا ہونا چاہتے ہیں........؟
تو جی بھر کر ٹیلی ویژن دیکھتے رہیں

شکاگو (جنگ نیوز) محققین نے کہا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے والے امریکی بچوں میں موٹاپا ایک وبا کی شکل اختیار کر گیا ہے' اس کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ ٹی وی دیکھتے ہوئے کھایا ہوا کھانا جزو بدن نہیں بنتا۔ اسی ماہ شائع ہونے والے ایک طبی جریدے میں شائع ہونے والے مضمون میں لکھا گیا ہے۔ ۱۹۸۵ء میں کئے گئے سروے کے مطابق امریکہ میں ۶ سے لے کر ۱۱ سال تک کے بچے ہر ہفتے تقریباً "۲۶ گھنٹے ٹی وی پروگرام دیکھتے ہیں۔ اتنا وقت وہ اسکول میں بھی نہیں گزارتے۔ مضمون میں ۸ سے ۱۲ سال تک کے ۱۵ موٹے اور نارمل بچوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے نظام ہضم کو اس وقت جانچا گیا جب وہ بچوں کے مقبول پروگرام "دی وینڈرز" دیکھ رہے تھے' ان کے نظام ہضم کو اس وقت بھی جانچا گیا جب وہ کچھ نہیں دیکھ رہے تھے۔ نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ٹیلی ویژن دیکھتے ہوئے ان کا نظام ہضم کم کام کرتا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہے' جس کے باعث وہ موٹے ہوجاتے ہیں اور انھیں معلوم ہی نہیں ہوپاتا کہ ایسا کب اور کیوں ہوا؟

(جنگ لندن ۱۵ فروری ۱۹۹۳ء)

آکسفورڈ کے ماہر نفسیات نے طلبہ کی خودکشی کو معمول کی چیز قرار دے دیا

لندن (جنگ نیوز) آکسفورڈ یونیورسٹی میں حال ہی میں دو طالب علموں نے خودکشی کرلی تھی۔ ان واقعات کو برطانوی میڈیا میں کافی پبلسٹی ملی ہے' جس میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلبہ اپنے تعلیمی مسائل کی وجہ سے ڈپریشن کا شکار ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کنسلٹنٹ ماہر نفسیات ڈاکٹر کیتھ ہاؤس نے اس بارے میں اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں کہا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلبہ میں خودکشی کے رجحان میں کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا۔ انہوں نے ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ گزشتہ ۳۷ برسوں میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے ۴۱ طلبہ نے خودکشی کی ہے اور اس دوران میں مجموعی طور پر ۳۲۹ طلبہ نے خودکشی کی ۲۵۴ ناکام کوششیں کی گئی ہیں۔

(جنگ لندن ۲۶ جنوری ۱۹۹۳ء)

بقیہ۔ بے نظیر تو بھی سن لے

نہ کرسکے۔ صرف اس لئے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور حکومت میں ایک تاریخ ساز کردار ادا کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اس کا صلہ پیپلز پارٹی کا وجود ہے اور خدانخواستہ اگر یہ حرکت بدتیری حکومت میں ہوگئی تو پھر تجھ کو بھی ہمیشہ کے لئے اقتدار کی تلاش میں سرگرداں رہنا پڑے گا اور دولتانہ کی طرح پھر کبھی اقتدار نہ مل سکے گا۔

لہذا ڈٹ جاؤ اور عظمت رسولؐ کے لئے کوئی کام کرجاؤ اللہ بھلا کرے گا۔ بصورت دیگر عظمت رسالتؐ کے پروانے غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں گے (انشاء اللہ)۔

بقیہ۔ رسول اللہؐ کے گستاخ کی سزا

حال یہ ہے کہ نبی رحمت نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا' جس پر تاریخ کا ایک ایک حرف گواہ ہے۔ شعب ابی طالب ہو یا بطحیٰ کی وادیاں اور مدینہ کے پہاڑ سب آج بھی گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمایا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسی شہر میں جہاں اہل مکہ نے آپؐ پر ظلم و ستم کی انتہا کردی تھی' موت کی گھاٹی میں آپؐ کو اور آپ کے ساتھیوں کو محصور کردیا تھا' تمام قبائل عرب نے باہم صلاح اور مشورہ کرکے آپؐ کو جان سے مارنے کے لئے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تھا اور آپؐ کی ذات اقدس کو ایسی اذیتیں پہنچائی گئیں جو کسی پیغمبر برحق کو نہیں دی گئی تھیں' مگر جب آپؐ ہزاروں جاں نثاران نبوت کے لشکر جرار کو لئے ہوئے ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے اسی شہر میں داخل ہوئے اور آپؐ کے خونخوار دشمن آپؐ کے سامنے سرنگوں منتظر مکانات کھڑے تھے' اس وقت آپؐ نے فرمایا۔

لاتثریب علیکم الیوم

"آج کے دن تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔"

اور اپنے بدترین دشمن جاں ابوسفیان کے گھر کو دارالامان قرار دیا۔ آپؐ کے چہیتے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ہندہ اور انہیں وحشیانہ طور پر قتل کرنے والے وحشیؓ اور ان دشمنوں کو جو آپؐ کے خون کے پیاسے تھے' اس وقت معاف فرمایا۔ جبکہ آپؐ ان تمام لوگوں سے انتقام لینے کی پوری طاقت و قدرت رکھتے تھے۔ حضرت انسؓ خادم رسولؐ کی روایت کے مطابق آپؐ نے اس یہودی عورت کو بھی اقرار جرم کے بعد معاف فرمایا تھا' جس نے ایک زہر آلود بھنی ہوئی بکری کے گوشت سے آپؐ کی تواضع کی تھی لیکن پہلے لقمہ ہی نے آپؐ کو بتلادیا تھا کہ میں زہر آلود ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دنیا میں انسان کو انسان کی اور ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرنے اور زمین پر آسمان کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس لئے جو شیاطین آپؐ کو ہدف طعن و تشنیع اور نشانہ تضحیک بناکر اور پوری طاقت کے ساتھ آپؐ کی مخالفت کرکے آپؐ کے عالمگیر انقلابی مشن کی راہ میں سنگ گراں بنے ہوئے ہیں' انہیں ہٹانا ضروری تھا کیونکہ اس کے بغیر انسانیت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بے کراں فیوض و برکات سے محروم رہ جاتی۔ انسان' انسان کا ہمیشہ کے لئے غلام بن کر رہ جاتا بلکہ شجر حجر کی پرستش کرکے شرف انسانیت کھو بیٹھتا اور تسخیر کائنات کی جانب کبھی اس کا قدم نہ اٹھتا۔ اس لئے آپؐ کے بعد یہ ذمہ داری آپؐ کی امت کے سپرد ہوئی کہ وہ آپؐ کے اس عالمگیر مشن کو اس دنیا میں جاری رکھیں۔

وماتوفیقی الا باللہ

بقیہ۔ عقیدۂ ختم نبوت

ایک میں اللہ کی توحید ہے اور دوسرے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی ہے۔ پہلے جز کے حروف کی تعداد بارہ ہے اور اسی طرح دوسرے جز کے تعداد حروف بھی بارہ ہے۔ جو اس میں کمی و بیشی کرے وہ مردود ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی قابل قبول نہیں اور نہ ہی اس کے بندوں کے نزدیک قابل قبول ہے۔

ایک شخص نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے دور میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کرسکوں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ارشاد فرمایا جو کوئی جھوٹے نبی سے اس کی نبوت کی طلب کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقوں کو اپنا نمونہ بنائے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے کہ۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

"اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری کرو جس کی وجہ سے خدا تم سے محبت کرے گا۔"

حجۃ الوداع کے موقع پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتا وسنۃ رسولہ۔

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب انہیں پکڑے رہو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ دو چیزیں اللہ اور سنت رسولؐ ہیں۔"

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں جا ہے یعنی انسانوں کے ہر طبقہ اور صنف کے لئے سیرت میں نصیحت پذیری اور عمل کے لئے درس او موجود ہیں۔ ایک حاکم کے لئے محکوم کی زندگی او محکوم کے لئے حاکم کی زندگی اور ایک غریب کے لئے کی زندگی اور دولتمند کے لئے غریب کی زندگی کا اور نمونہ نہیں بن سکتی' اگر کسی کی زندگی کامل نمو قابل اتباع ہوسکتی ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی ا وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی" لکھتے ہیں۔

"اگر تم دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحر خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعب ابی طال قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر بادشا سلطان عرب کا حال پڑھو۔ اگر رعایا ہو تو قریش کے ایک نظر دیکھو۔ اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سا نگاہ دوڑاؤ۔ اگر تم استاد ہو تو صفہ کے اصحاب کے قدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے والے پر نظر جماؤ۔ اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تم یتی آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو۔ اگر بچہ ہو تو حلیمہ سعد لاڈلے کو دیکھو۔ اگر جوان ہو تو مکہ کے بکریاں والے کی سیرت پڑھو۔ اگر تم شوہر ہو تو خدیجہؓ و عا مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو۔ اگر باپ حسنؓ و حسینؓ کریمین کے نانا اور فاطمہؓ کے ابا پوچھو۔"

طبقہ انسانی کے ہر طالب اور نور ایمانی کے ہر کے لئے صرف اور صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔

اللہم صل علی محمد و بارک و سلم

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

شمع ختم نبوت کے پروانوں اور اہل خیر حضرات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے احباب نے اس لئے قائم کی تھی کہ ملک کی مروجہ سیاست سے الگ تھلگ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی (جس سے انگریز حکومت نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دعوائے نبوت کرایا تھا) کے برپا کردہ فتنے کا ہر محاذ اور ہر میدان میں مقابلہ کیا جائے چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس کے مختلف شعبے ہیں۔

1 شعبہ تصنیف و تالیف یہ شعبہ رد قادیانیت پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر شائع اور فراہم کرتا ہے۔

2 شعبہ تبلیغ اس شعبہ کے تحت تربیت یافتہ مبلغین کی جماعت اندرون و بیرون ملک پر زور دلائل کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب کرتی ہے۔

3 شعبہ تدریس اس شعبہ کے تحت ڈیڑھ درجن سے زائد دینی مدارس ہیں، جن میں مقامی و بیرونی طلباء علوم دین اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، جن کے قیام و طعام اور دیگر اخراجات عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

عالمی مجلس نے روس سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستوں میں قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع کرا کے تقسیم کئے۔ قرآن مجید کی طباعت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اس کے علاوہ دینی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ عالمی مجلس کے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں دفاتر موجود ہیں، جہاں ہمہ وقتی مبلغ اور کارکن فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ اس وقت قادیانی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو تشنہ تکمیل ہیں۔ ہم شمع ختم نبوت کے تمام پروانوں اور اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں اور ختم نبوت کے اس مقدس مشن میں عالمی مجلس کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی زکوۃ، خیرات، صدقات و عطیات وغیرہ سے جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ)	(محقق العصر حضرت مولانا)	(حضرت مولانا)
خان محمد عفی عنہ	محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ	عزیز الرحمٰن جالندھری
خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام رقوم مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شائع کردہ :- دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون : ۴۰۹۷۸